لائبریری ربوہ

بدھ
14- جون 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 449
خطبہ نمبر 17
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 45-80 نمبر 131 | بدھ - 15 محرم - 1416ھ' 14 احسان 1374ھش' 14 جون 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ صادقوں کا ساتھ دیتا ہے

مشکلات سے مت ڈرو - خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر دکھ اور مصیبت اور بے عزتی اٹھانے کے لئے تیار رہو - تا خدا تعالیٰ تمہارے مصائب کو دور کرے اور تمہاری آبرو کا خود محافظ ہو -
(صاحب ایمان) وہی ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ وفادار ہوتا ہے جب ایمان لے آیا پھر کسی کی دھمکی کی کیا پرواہ ہے - تم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے اور یہ اقرار کر چکے ہو - جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے وطن - احباب اور ساری آسائشوں کو چھوڑتا ہے وہ اس کے لئے سب کچھ مہیا کرتا ہے - اب چاہئے کہ صادقوں کی طرح ثابت قدم رہے - کیونکہ خدا تعالیٰ صادق کا ساتھ دیتا ہے - اور اس کو بڑے بڑے درجے عطا کرتا ہے -
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

دُعا وہ چراغ ہے جو دلوں میں نُور بن کے روشن ہوتی ہے اور مستقلاً رہتی ہے پھر وہ کبھی نہیں چھوڑتی

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ ۳ فروری ۱۹۹۵ء مطابق ۳ تبلیغ ۱۳۷۴ ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا - (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) یہ آج رمضان المبارک کا پہلا جمعہ ہے جس کے خطبے میں تمام دنیا کی جماعتیں شامل ہو سکتی ہیں یا ہو رہی ہیں اور جب تمام دنیا کہتا ہوں اور واقعۃً "ساری دنیا ہی مراد ہے - کچھ پہلے ایسے حصے تھے جن تک ہمارا پیغام پوری طرح نہیں پہنچ رہا تھا - بعض جگہ قانونی مجبوریاں تھیں مثلاً ماریشس میں - لیکن اللہ کے فضل کے ساتھ حکومت نے باقاعدہ ڈش انٹینا کی اجازت دے دی ہے اور گزشتہ جمعہ میں جماعت بڑے ذوق شوق کے ساتھ اپنے پہلے اجتماعی خطبہ جمعہ میں شامل ہوئی جو ڈش انٹینا کے ذریعے وہاں دکھایا جا رہا تھا اور اس پر مجھے کسی نے لکھا کہ آئے تو بڑے ذوق شوق سے تھے لیکن نکلتے ہوئے کئی' بہت سوں نے مایوسی کا اظہار کیا کہ ہمارا نام نہیں آیا - میں تو نہیں مانتا کہ اس رپورٹ کرنے والے نے سچی رپورٹ کی ہے - اس کی وجہ یہ ہے کہ ماریشس کی جماعت کو میں جانتا ہوں بہت مخلص جماعت ہے وہ اپنے نام کی خاطر اکٹھے نہیں ہوئے تھے بلکہ خدا کے نام کی سربلندی کے لئے اکٹھے ہوئے تھے - اس بات پر خوش تھے کہ آج (امام جماعت) کی زبان میں براہ راست اللہ کا ذکر سننے کو ہمیں مل رہا ہے اور ہم اس اجتماعی نظارے میں ایک جزو بن چکے ہیں - جو دنیا میں ہر طرف پھیلتا چلا جا رہا ہے کہ ایک آواز ایک جگہ سے اٹھ رہی ہے' ایک تصویر ایک جگہ بن رہی ہے اور ساری دنیا ان آوازوں کو سن رہی ہے اور ان تصویروں میں شریک ہو رہی ہے - پس اس خوشی سے وہ خوش تھے اور یہ الزام ہے جماعت ماریشس پر کہ وہ مایوسی کا شکار ہو کر واپس گئے - کسی ایک آدھ شخص کے دل میں یعنی شکایت کرنے والے کے دل میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہو گا مگر میں جماعت ماریشس کے متعلق یہ تسلیم نہیں کر سکتا -

جہاں تک ذکر کا تعلق ہے اب تو یہ ہماری حد استطاعت میں ہی نہیں رہا - روزانہ مختلف علاقوں سے رپورٹیں آ رہی ہیں کہ اب یہاں بھی انٹینا لگ گیا' وہاں بھی لگ گیا - یہاں بھی جماعت کی طرف سے اجتماعی انتظام ہوا' جہاں اجتماعی انتظام نہیں ہے وہاں انفرادی طور پر گھروں نے اپنے دروازے کھول دئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا گھر تو (بیت الذکر) بن گیا ہے - آج کل یہ (بیوت) جو بن رہی ہیں خدا کے ذکر کے لئے' یہ زیادہ معمور ہیں کیونکہ رمضان کا مہینہ ہے اور رمضان میں وہ چہرے بھی دکھائی دینے لگتے ہیں جو بالعموم یا باقاعدہ روزمرہ (عبادت) میں دلچسپی نہیں لیتے یا اپنے گھروں میں بیٹھ کر پڑھتے ہیں اور (بیوت) ان سے دور ہوتی ہیں اس لئے عادت نہیں ہوتی ان کو - لیکن رمضان کے دنوں میں تکلیف اٹھا کر بھی دور دور سے جہاں بھی (بیت) میسر ہو وہاں پہنچتے ہیں تو اللہ ان کو بھی ان کی نیکی کی جزاء دے - ایسے موقع پر جبکہ سننے والوں کی تعداد اور دیکھنے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہو اس وقت بہت سی باتیں کہنے کی ایسی ہوتی ہیں جو میں اپنے ذہن میں کھنگالتا رہتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ یہ بھی کہوں گا وہ بھی کہوں گا لیکن وقت بہت تھوڑا ہے اور اس لئے کچھ ترجیحات بنا کر بعض باتیں کہنی پڑتی ہیں بعض چھوڑنی پڑتی ہیں مگر بعد میں یہ سلسلہ جاری رہے گا -

سب سے پہلی تو میں یہ درخواست کروں گا کہ دعا کریں کہ رمضان کی برکت سے آنے والے دائمی ہو جائیں اور ان کے جمعے بھی دائمی بن جائیں تاکہ ہمیں یہ گھبراہٹ نہ ہو کہ کل آئے تھے آج نہیں ہیں - کل جو باتیں ہم نہیں کہہ سکے تھے آج کہیں گے بھی تو یہ شامل نہیں ہوں گے - اس لئے جہاں تک مجبوریاں ہیں دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی مجبوریاں دور فرمائے جہاں تک سستیاں اور غفلتیں ہیں اللہ رمضان کی برکت سے ان کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور نیکیوں کا ذوق پیدا ہو اور "دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" کا عہد ان کے اوقات پر بھی سچا ثابت ہو -

وقت کے متعلق جو کہا جاتا ہے وقت نہیں ہے' یہ محض ایک لاعلمی کا محاورہ ہے - ہر شخص کے پاس وقت ہوتا ہے مگر ترجیحات الگ الگ ہوتی ہیں - بعضوں کے لئے وقت دنیا کے ٹیلی ویژن کے لئے ہے' بعضوں کے لئے دنیا کی دلچسپیوں میں ہے' مجالس میں جانے کے لئے ہے مگر دین کے کاموں میں آنے کے لئے نہیں ہے - یہ مطلب تو نہیں کہ وقت نہیں ہے مراد یہ ہے کہ ترجیحات مختلف ہیں - بعض لوگ تو دینی معاملات میں ایسی دلچسپی رکھتے ہیں کہ بعض جگہوں سے خبریں ملیں کہ ایک گاؤں چھوڑ کر جہاں بجلی بند ہو گئی تھی مرد عورتیں اور بچے پیدل بھاگے ہیں دوسرے گاؤں کہ شاید وہاں بجلی ہو اور ہم دیکھ سکیں - تو یہ ترجیحات کی باتیں ہیں اور جس کا وقت دین کے لئے زیادہ ہو وہی وقت ہے جس میں برکت دی جاتی ہے - وہی وقت ہے جو اللہ کے حضور وقت لکھا جاتا ہے ورنہ گھڑیوں کے وقت تو ہر کس و ناکس پر چلتے ہیں - ہر مذہب والے اور ہر لامذہب پر چلتے ہیں - ان سے در حقیقت وقت کی قیمت نہیں ناپی جاتی ایک سپیس ٹائم Space Time کا تصور ہے - جو ہر چیز پر یکساں گزرتا ہے خواہ وہ زندہ ہو خواہ وہ مردہ ہو - مگر جس وقت کی میں بات کر رہا ہوں یہ وہ وقت ہے جو اپنے خالق کے ساتھ ایک شعوری کوشش سے تعلق قائم کرنے میں خرچ ہوتا ہے - باشعور کوشش کہ میں اپنے رب سے ملوں اور اپنے رب کو راضی کروں' ایسی باتیں کروں جو اس کی محبت جیتنے والی ہوں' ایسی باتوں سے پرہیز کروں جو اس کی ناپسندیدگی کا مظہر بنیں اور ناپسندیدگی پیدا کرنے والی ہوں - یہ جدوجہد ہے جس جدوجہد میں جو وقت خرچ ہو وہ وقت ہے اور اس کے سوا جو باتیں ہیں وہ تو گزارے ہیں -

آنحضرت صلی اللہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ انسان کو جو کچھ بھی اللہ عطا فرماتا ہے یا وہ کنجوسی سے روک رکھتا ہے' یا وہ اپنے اوپر اور اپنے بچوں پر خرچ کر لیتا ہے یا وہ خدا کی خاطر اس کے ان کاموں پر خرچ کرتا ہے جن سے اللہ راضی ہو - فرمایا جو پہلے دو کام ہیں جن پر خرچ کئے جاتے ہیں - وہ تو موت کے ساتھ یہیں مٹی میں مل جائیں گے اور پیچھے رہ جائیں گے اور اس کا مال اس کا مال نہیں رہے گا - جو کھا لیا وہ ختم ہو گیا جو روک رکھا وہ اس کے کام کا نہیں' اس کے کسی کام بھی نہیں آ سکتا - نہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

اس دنیا میں نہ اس دنیا میں۔ لیکن جو اس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہے وہ آگے بھیجا جاتا ہے اور وہی اس کا مال ہے کیونکہ وہ دائمی ہے۔ اس پہلو سے وقت کو بھی دیکھیں تو وقت وہی ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ ہو کیونکہ وہ وقت آگے بھیجا جائے گا اور وہ وقت جسے ہم ضائع کر بیٹھتے ہیں وہ مٹی میں مل جائے گا اس کی کوئی بھی حیثیت باقی نہیں رہتی۔ پس دنیا کے کام تو ہیں لیکن دنیا کے کام بھی اگر اللہ کی رضا کی خاطر اس نیت سے کئے جائیں کہ دین کے کاموں میں سہولت پیدا ہو اور زیادہ سے زیادہ نیکیوں کی استطاعت ہو اور حقوق ادا کرنے کی توفیق ملے جس میں بیوی بچوں کے حقوق بھی ہیں عزیزوں اور اقرباء کے حقوق بھی ہیں۔ عام غرباء کے حقوق بھی ہیں تو اس نیت سے اگرچہ بظاہر انسان دنیا میں وقت خرچ کر رہا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے یہ نسخہ ہمیں سمجھا دیا کہ ایسے اوقات دراصل خدا کے نزدیک دین میں خرچ ہونے والے اوقات کے طور پر لکھے جائیں گے۔

تو اس پہلو سے ہمیں اپنے اوقات پر بھی اس رمضان میں نظر کرنی چاہئے۔ کتنے اوقات ہم زیادہ سے زیادہ اللہ کے لئے نکال رہے ہیں۔ یعنی پہلے جو کسی اور مصرف میں آیا کرتے تھے اب ہم خدا کی خاطر انہیں نکال کر خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اس کا مقصد کیا ہے۔ بعض لوگ (آخر شب کی عبادت) پر اٹھتے ہیں بعض لوگ جو (عبادات) نہیں کرتے تھے وہ (عبادات) شروع کر دیتے ہیں۔ بعض لوگ بعض بدیوں سے پرہیز کرتے ہیں مگر تا بہ کے۔ کب تک؟ کیا رمضان گزرنے کا انتظار کرتے ہیں کہ رمضان گزرے تو آرام سے سوئیں۔ (آخر شب کی عبادت) کی مصیبت سے نجات ملے۔ کیا رمضان گزرنے کا انتظار کرتے ہیں کہ رمضان گزرے تو وہ نیکیاں جو ہم نے خواہ مخواہ اپنے اوپر چڑھا لی تھیں ان کا غازہ اتار پھینکیں اور اپنی اصلیت کی طرف واپس آجائیں۔ اگر یہ مقصد ہے اور اس طرح رمضان گزر رہے ہیں تو یہ رمضان گزارنے کے ڈھنگ نہیں ہیں۔ یہ تو بے وقوفی کے سودے ہیں۔ وقتی طور پر کچھ دیر کے لئے لذت ملتی ہے اور ساری کی ساری لذت اگر ایک مصیبت کے طور پر ہے جس نے رمضان کے ساتھ ہی گزر جانا ہے اور کالعدم ہو جانا ہے تو یہ ایک بے وقوفی کا سودا ہے۔ لیکن اگر دیانت داری کے ساتھ کوشش اور جدوجہد اور محبت کے ساتھ رمضان سے استفادہ کرتے ہوئے انسان نیکیوں کی کوشش کرتا ہے تو اگرچہ وہ نیکیاں اسی طرح دائم نہیں رہتیں اور رمضان کے گزرنے کے بعد ان میں کچھ کمی واقع ہو جاتی ہے مگر پہلے سے بہتر حال پر انسان کو چھوڑ جاتی ہیں۔ جو داغ دھوئے تھے وہ اگر ابھرتے بھی ہیں تو پوری طرح نہیں ابھرتے' بہت حد تک مٹ چکے ہوتے ہیں۔ اگر کچھ نیکیاں اختیار کی گئی تھیں تو وہ نیکیاں پوری طرح نہیں مٹا کرتیں' کچھ نقوش کو بہتر بنا جاتی ہیں۔ کچھ اللہ کی محبت کے رنگ پیچھے چھوڑ جاتی ہیں۔ اگر یہ سلسلہ ہے تو یہ انچ انچ' قدم قدم اور کچھ نہ کچھ حسب توفیق خدا کی طرف بڑھنے کا نظارہ ہے۔ پس اس پہلو سے وہ رمضان ضائع تو نہیں جاتا مگر اس رمضان سے ویسا استفادہ نہیں ہو سکا جیسا کہ ہونا چاہئے تھا۔

پس یہاں بھی میں پھر اس دعا کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ سب ہم مل کر اپنے لئے' اپنے عزیزوں کے لئے' اپنے اقرباء کے لئے' اپنی نسلوں کے لئے جو ہم پیچھے چھوڑ کر جانے والے ہیں اور سب دنیا کے لئے دعا کریں کہ یہ رمضان ایسی خیر و برکت لے کر آئے جو باقی رہ جائے اور اگلے رمضان سے جا ملے۔ یہ وہ پل ہیں جو ہمیں تعمیر کرنے ہوں گے۔ ایک رمضان سے دوسرے رمضان کے درمیان یہ نیکیوں کے پل ہیں اور وہ راہیں جو جدا کر دیتی ہیں ایک رمضان کو دوسرے رمضان سے' ان راہوں سے احتراز کرنا ہو گا۔ ان سے اپنے قدم روک کر ان راہوں پر چلانے ہیں جو رمضان کو رمضان سے ملانے والی راہیں ہیں۔ یہ ایک بالارادہ کوشش ہونی چاہئے۔ جب تک اس کا شعور بیدار نہ اور رمضان کے دوران انسان اپنے نفس کا جائزہ نہ لینا شروع کرے اس وقت تک نہ یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے نہ اس کے نتیجے میں دعائیں پیدا ہو سکتی ہیں جو دراصل سارے کام بنایا کرتی ہیں۔ پس جب آپ اپنا تجزیہ کریں' اپنے گرد و پیش کا تجزیہ کریں' اپنے بچوں کا تجزیہ کریں وقتی طور پر بہت سے احمدی گھر ہیں جہاں بڑی رونقیں ہوں گی۔ رات کے وقت بچے اٹھ رہے ہیں اور سحری کے مزے ہیں' پھر افطاری کے مزے ہیں' چہل پہل ہے اور چھوٹے چھوٹے بچے بھی ذوق شوق سے ضد کرتے ہیں کہ ہم نے بھی روزہ رکھنا ہے۔ یہ اچھی باتیں ہیں مگر ان کے ساتھ نیکی کے مستقل سبق کتنے ہیں جو دئے جا رہے ہیں۔ کیا کیا ہیں جو دئے جا رہے ہیں۔ کیا ان بچوں کی (عبادت) پر جب آپ نظر ڈالتے ہیں جو رمضان سے وابستہ ہیں تو کیا آپ ان کو ساتھ یہ بھی سمجھاتے ہیں کہ یہ (عبادتیں) تو مستقل حصہ ہیں جو زندگی کے ساتھ ہیں۔ اب تم نے کچھ توفیق پائی ہے تو آگے بڑھو اور یہ عہد کرو کہ گذشتہ سال رمضان کے بغیر جو دن گزرے تھے۔ ان میں جو (عبادتیں) تم کھو بیٹھے اب آئندہ اگلے رمضان تک وہ (عبادتیں) نہیں کھوؤ گے' مسلسل ان کو جاری رکھو گے۔

پس جب میں لکھتا ہوں کہ ایک پل تعمیر کریں جو ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک ممتد ہو تو کوئی فرضی قصے نہیں ہیں یہ روزمرہ کے حقائق ہیں جن کی باتیں کرتا ہوں۔ یہ عبادتوں کے پل ہیں جو پہلے نہیں تھے اب آپ نے تعمیر کئے ہیں' ان کو آگے بڑھائیں۔ اگر پل کنارے سے کنارے تک نہ پہنچے تو بیچ میں جہاں بھی پل رکا وہاں غرق ہو جائیں گے۔ پس اگر رمضان آپ کو ایسے کنارے تک پہنچاتا ہے جس کے بعد اچانک نیکیاں غائب اور بدیوں کا پھر از سر نو قبضہ ہے تو یہ تو غرقابی کے پل ہیں' یہ تو نجات کے پل نہیں۔ پس رمضان کی نیکیوں کو پائندگی دینا' ہمیشہ کے لئے جاری کرنا یہ وہ جدوجہد ہے جس میں رمضان آپ کے لئے سراسر خیر و برکت ہے۔ اگر یہ جدوجہد بالارادہ شروع کریں اور یاد رکھیں کہ آپ کے ارادے سے بات نہیں بنے گی جب تک دعا مانگتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مدد نہ مانگیں اس وقت تک یہ جدوجہد کامیاب نہیں ہو سکتی۔ مگر دعا کے لئے توجہ چاہئے۔ دعا کے لئے ایک گہرا احساس چاہئے ورنہ ہونٹوں کی دعائیں تو کسی کام نہیں آیا کرتیں۔ دل کی گہرائی سے اضطراب کے ساتھ اٹھنے والی دعائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ سنتا ہے۔

(۰) حضرت بانی سلسلہ نے بھی اس مضمون پر بہت روشنی ڈالی اور کثرت سے اپنی عارفانہ تحریروں میں بتایا کہ دعا کیسے قبول ہوتی ہے۔ کیا باتیں ہیں جو قبولیت دعا کا تقاضا کرتی ہیں۔ پہلے وہ کرو پھر قبولیت دعا کی توقع رکھو۔ اس میں سب سے اہم بات اضطراب ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ لوگوں کو مضطرب کر دے۔ وہ آنسو خدا کے کس کام کے جو آنکھوں سے بہہ رہے ہوں۔ سیدھا سادہ منہ سے کسی نے کہہ دیا اللہ میاں یہ دے دے تو دے کیوں نہیں دیتا۔ بات یہ ہے کہ دعا ایک عام ذریعہ طلب نہیں ہے۔ عام ذرائع طلب وہ ہیں جو دنیا میں خدا تعالیٰ نے قانون قدرت کے طور پر آپ کو مہیا کر رکھے ہیں اور بے شمار ہیں۔ وہ قوانین ہیں جو ہر کھرے کھوٹے' ہر نیک و بد کے لئے خدا کی رحمانیت اور رحیمیت کے چشمے بہا رہے ہیں۔ اور جو خدا کا فیض حاصل کرنا چاہے وہ ان ذرائع کو اختیار کر کے حاصل کر سکتا ہے۔

پس دعا کے الگ نظام کی ضرورت کیا تھی اس پر آپ غور کریں گے تو پھر آپ کو سمجھ آئے گی کہ اضطراب کی کیا ضرورت ہے۔ عام طور پر جب آپ کسی کام میں محنت کرتے ہیں' شغف رکھتے ہیں' اس کام سے گہرا دلی تعلق ہوتا ہے تو وہ کام زیادہ اچھا ہوتا ہے۔ اگر سرسری طور پر کرتے ہیں تو اچھا نہیں ہوتا۔ یہ قانون کس نے بنایا ہے۔ اسی خدا نے جس نے دعا کا نظام بھی جاری فرمایا ہے۔ ایک آدمی کسی مجلس میں بیٹھتا ہے' سرسری طور پر دلچسپی لیتے ہوئے وہاں موجود رہتا ہے۔ ایک آدمی جان و دل بیچ میں ڈال کر بیٹھتا ہے ان دونوں کے فوائد میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اور فائدے کے لئے گہری توجہ' انہماک اور سچا پیار ہونا ضروری ہے۔ پس اگر دعا کسی اور قانون کے تابع بنائی جاتی تو اس خدا کی طرف سے نہ ہوتی جس خدا نے دنیا کا نظام بنایا ہے۔

خدا میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ (کلام الٰہی) میں فرماتا ہے کہ اس کی کائنات میں نظر ڈال کر دیکھو تمہیں کہیں کوئی تضاد دکھائی نہیں دے گا۔ نظر دوڑاؤ۔ کائنات کی پنہائیوں میں اتر جاؤ۔ تمہیں کوئی تضاد دکھائی نہیں دے گا۔ پھر دوبارہ نظر ڈالو' تمہاری نظر تھکی ہاری لوٹ کر تمہاری طرف آجائے گی مگر تمہیں خدا کی کائنات میں کوئی تضاد دکھائی نہیں دے گا۔ پس جس خدا نے دنیاوی تدبیر کا نظام جاری فرمایا اور ارب ہا ارب سال ہماری تعمیر کے ہمیں بتاتے ہیں کہ یہ نظام بہت ہی موثر اور کارگر ہے اس نظام میں مرکزی نقطہ توجہ ہے اور کوشش اور جدوجہد ہے جو دلی تمنا کو چاہتی ہے۔ اور دلی تمنا ہو تو اضطراب پیدا ہوتا ہے۔ دلی تمنا ہو تو جب تک آپ اپنی خواہش کو حاصل نہیں کر سکتے آپ بے چین ہوتے ہیں اور یہ تمنا جتنی بڑھتی ہے اتنا ہی اضطراب بڑھتا ہے۔

پس سوال یہ ہے کہ دعا کا نظام اس عام قانون قدرت کے سوا کیوں نہیں بنایا گیا؟ عام لوگوں کو کیوں اس سے محروم رکھا گیا؟ دراصل خدا کی ہستی کے یقین کا سب سے موثر ذریعہ دعا ہے۔ اور خدا کے ساتھ رہنے کا جو محاورہ ملتا ہے وہ دعا ہی کے ذریعے سمجھ آتا ہے۔ اس کے بغیر یہ محض منہ کی باتیں ہیں۔ کہتے ہیں Communion With God انگریزی میں بھی محاورہ ہے۔ عیسائی اس پر بڑا فخر کرتے ہیں' اچھا محاورہ ہے مگر محاورہ ہے۔ کیسے خدا کے ساتھ انسان رہ سکتا ہے۔ یہ مضمون دعا سکھاتی ہے اور رمضان دعا کے مضمون کو سکھانے کا سب سے موثر مہینہ ہے۔ رمضان سے زیادہ دعا کا مضمون سمجھ نہیں آسکتا۔ لیکن دعاؤں میں اضطراب ہونا چاہئے۔ اضطراب اس لئے کہ آپ کی دلی توجہ اس طرف ہو قانون قدرت میں جس طرح آپ کوشش کرتے ہیں ہر اس چیز کے لئے جس کی خواہش ہو یہاں تک کہ جب محبت سے کوشش کرتے ہیں تو بعض دفعہ محبت پاگل پن کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔ ایسا اضطراب' ایسا جنون' اگر دعاؤں میں آئے گا تو دعائیں بھی پھل لائیں گی اور اس روحانی نظام میں آپ خدا کی ہستی کے ایسے شواہد دیکھیں گے جو ساری کائنات میں بکھرے ہوئے ہیں لیکن آپ غافل آنکھوں سے اس کو دیکھتے ہیں کیونکہ وہ روزمرہ کا ایک دستور بن گئے ہیں۔ دعا اس روزمرہ کے دستور سے آپ کے ذہن کو الگ کرتی ہے' ایک ایسا مزید احساس آپ میں پیدا کرتی ہے کہ جہاں آپ جانتے ہیں کہ دعا اگر سنی گئی تو یہ کام ہو گا ورنہ نہیں ہو گا۔ جہاں سب دوسرے ذرائع ٹوٹ جاتے ہیں۔ سب دوسری راہیں بند ہو جاتی ہیں۔ "حیلے سب جاتے رہے اک حضرت توّاب ہے۔" حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جو یہ فرمایا۔

حیلے سب جاتے رہے اک حضرت توّاب ہے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ مجھے یاد نہیں کہ (خدائی خبر) ہے یا آپ کا اپنا مصرعہ ہے لیکن کلام (خدائی) معلوم ہوتا ہے۔ ایسا وقت جبکہ کوئی حیلہ باقی نہ رہے اس وقت اضطراب بھی پیدا ہوتا ہے اور دعا پر یقین بھی پیدا ہوتا ہے کیونکہ جب حیلے نہ رہیں تو بے انتہا بے چینی اور گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور اضطراب اسی کا نام ہے۔ اس وقت جو دعا کی جاتی ہے اگر وہ مقبول ہو تو انسان کا دل کامل یقین سے بھر جاتا ہے۔ کہ ایک سننے والی ہستی ہے جس نے میری بات کو سنا ورنہ اور کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ تو اللہ سے تعلق کا ایک پل ہے۔

میں ابھی پل کی بات کر رہا تھا کہ جو ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک ممتد ہوتا ہے یہ رمضان سے رمضان کو ملانا تو کوئی مقصد نہیں مگر یہ وہ پل ہے جو خدا تک پہنچاتا ہے یہی اصل مقصد ہے۔ یہ خدا تک پہنچنے کا جو پل ہے یہ دعا ہے جو آسمان تک پہنچتی ہے اس کا جواب آتا ہے انسان یقین سے بھر جاتا ہے کہ میرا ایک خدا ہے۔ لیکن اضطراب کے ساتھ اگر یقین نہ ہو تو وہ دعا بے کار ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ اضطراب ہے لیکن یقین نہیں ہے اور اضطراب ہے مگر محبت نہیں ہے اور خدا کا گہرا تصور اور خدا کی قدر دل میں نہیں ہے۔ بعض لوگ ایسی دعائیں بھی کرتے ہیں ان کو میں سمجھانا چاہتا ہوں بات کھول کر اچھی طرح ان پر یہ بات روشن کر دینا چاہتا ہوں کہ آپ کا اضطراب مسلّم" تسلیم ہے کہ آپ اضطراب کی حالت میں خدا کو پکارتے ہیں ایک لڑکا کہتا ہے اے خدا اتنی دیر ہو گئی میرے پرچے خراب ہو رہے ہیں اس دفعہ مجھے پاس کر دے۔ ایک انسان جو یہ کہتا ہے کہ اے خدا روزی کا کوئی ذریعہ نہیں' فاقے مر گیا' بار بار تیرے حضور ماتھا رگڑتا ہوں' کوئی جواب نہیں آتا۔ تو کیسا خدا ہے ایک طرف کہتا ہے (-) وہ تجھ سے میرے بندے سوال کرتے ہیں کہ میں کہاں ہوں (-) میں پاس ہوں تو وہ کون سا خدا تھا جس نے یہ اعلان کیا ہماری دعائیں تو نہیں سنی جارہیں یہ جو اضطراب ہے اس کا تجزیہ کر کے اسے حقیقی اضطراب سے الگ کرنا ہو گا جو اضطراب خدا سے ملانے والا ہے۔ یہ وہ دعائیں ہیں جو شدید اضطراب میں اگر مقبول ہو بھی جائیں تو خدا سے نہیں ملاتیں بلکہ نفس پرستی کی دعائیں ہیں۔ اپنے نفس سے ملاتی ہیں اور انسان واپس اپنے نفس کی طرف لوٹ جاتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ اس کی مثال دیتا ہے فرماتا ہے کہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ اضطراب حقیقی ہے اور اس وقت بعض لوگ یہ یقین کر لیتے ہیں کہ خدا کے سوا اب کوئی نہیں جو بچانے والا ہو۔ جب یہ اخلاص' عارضی اخلاص بھی پیدا ہو جائے تب بھی ہم ان کی دعاؤں کو سن لیتے ہیں. لیکن جانتے ہیں کہ یہ لوگ جو کشتیوں میں سوار طوفان کی لہروں کے رحم و کرم پر ہیں کسی لمحہ بھی وہ طوفان ان کو غرق کر سکتے ہیں۔ جب مخلصین ہو کر مجھے پکاتے ہیں اضطراب کے ساتھ' تو میں جواب دیتا ہوں ان کے طوفان کو امن کی حالت میں بدل دیتا ہوں۔ وہ خیر و عافیت کے ساتھ اپنے اپنے کناروں پر پہنچتے ہیں مگر اپنے اضطراب کو بھی پیچھے چھوڑ جاتے ہیں اپنی دعاؤں کو' اپنے خدا کو بھی پیچھے سمندروں میں چھوڑ جاتے ہیں اور پھر شرک کی طرف اور اپنی پرانی بدیوں کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔ پس ایسے لوگ جن کا اضطراب اللہ کے لئے نہ ہو یا حقیقت میں اللہ سے تعلق کے لئے نہ ہو بلکہ اپنی خود غرضی کے لئے ہو۔ ان کا اضطراب بعض دفعہ کبھی کبھی ان کا مدعا دلا بھی دیتا ہے مگر مدعا جو ہے وہ عارضی اور ایک مادی دنیاوی مدعا ہوتا ہے اس سے آگے وہ نہیں بڑھتے اس لئے وہ دعائیں سنی بھی جائیں تو اللہ کی طرف نہیں لوٹتے۔

ایسے طالب علموں کو آپ سوچ لیجئے تصور کریں آپ کے طالب علمی کے زمانے میں ایسے بہت سے طلباء ہوں گے جو ادھر امتحان آیا ادھر (بیوت الذکر) میں پہنچنے شروع ہو گئے۔ ادھر امتحان ختم ادھر (بیوت الذکر) سے چھٹی۔ دعاؤں کے خطوط شروع ہوئے' جب امتحان قریب آگیا امتحان گذر ا اس مصیبت سے نجات۔ یہ جو تعلق ہیں یہ وہ اضطراب نہیں جس کے متعلق خدا وعدہ کرتا ہے کہ میں ضرور سنوں گا کیونکہ اس کی تشریح خود بعد میں پھر بیان فرما دی' فرمایا کہ جب میں تمہیں پکارتا ہوں تم بھی جواب دیا کرو۔ تم بھی تو میرے لئے موجود ہو۔ اب ایک طرف وہ خدا ہے جو بعض لوگوں کے تصور میں وہ الہ دین کے چراغ کا جن ہے جب جی چاہا بلا لیا جب چاہا اس کو واپس کالعدم کر دیا گویا وہ ہے ہی نہیں۔ یہ مراد ہرگز نہیں ہے کہ جب اضطراب ہو تو میں حاضر ہو جاؤں گا۔ وہ اللہ تعالیٰ ہے مالک ہے کوئی تمہارا غلام جن تو نہیں جو کسی لیمپ میں قید ہوا ہو۔ پس دعا وہ چراغ نہیں ہے جو الہ دین کا چراغ کہلاتا ہے۔ دعا وہ چراغ ہے جو دلوں میں نور بن کے روشن ہوتی ہے اور مستقلاً" رہتی ہے پھر کبھی نہیں چھوڑتی۔ اور اس مثال کو (کلام الٰہی) نے نور کے لفظ سے بیان کرتے ہوئے (-) وہ نور بیان فرمایا جو خود بھی روشن جس پر خدا کا شعلہ عشق نازل ہوا ہے اور اسے منور کر گیا ہے اور دوسروں کو بھی منور کرنے والا ہے وہ ایسا نور ہے جو ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوتا ہے اس گھر کو روشن کر دیتا ہے پھر سینہ بہ سینہ چلتا ہے دوسرے گھروں کو بھی روشن کرتا چلا جاتا ہے۔ تو وہ ایسا نور تو نہیں ہے جو پیچھے چھوڑ دیا جائے اور غائب کر دیا جائے۔

اس لئے دعا کو اگر آپ سچے معنوں میں سمجھیں تو یہ رمضان آپ کے لئے دائمی برکات لے کر آیا ہے جو آپ کے پاس چھوڑ جائے گا۔ دائمی برکات کو لایا ہے ضرور اس میں تو کوئی شک نہیں۔ ہر رمضان ایسا ہے جب کہ (-) آسمان سے رحمتیں لے کر خدا سماء الدنیا میں اتر آتا ہے اور خود طلب کرتا ہے کوئی ہے مانگنے والا تو میں آیا ہوں' تمہیں دوں گا۔ ایسے مانگنے والے چاہئیں جو عطا کرنے والے کا مزاج تو سمجھیں یہ تو پتہ کریں کہ وہ آیا ہے تو کیسے دے گا۔ کیا ہر پکارنے والے کی منہ کی پکار کا جواب دے گا جب کہ وہ پکارنے والا جب خدا اسے پکارے گا تو منہ موڑ کر دوسری طرف چلا جائے گا' ہرگز نہیں۔ ایسا خدا تو نوکروں سے بھی بدتر ہے جو اس غرض کے لئے آپ کے ذہنوں نے بنا رکھا ہے۔ حقیقی خدا وہ ہے جس کی بندگی کی جاتی ہے اور (-) لفظ عباد میں یہ کنجی رکھ دی گئی ہے۔ میرے بندے جو ہیں' شیطان کے بندے نہیں۔ میرے بندے بن کر رہیں جن کو میری ذات پہ کامل یقین ہے ان کو بتا دے کہ میں تو ہر وقت ان کے ساتھ ہوں اور اپنے بندوں کو کبھی نہیں چھوڑتا لیکن بندہ بھی تو آقا کو نہیں چھوڑتا۔ بندہ تو آقا کو چھوڑ سکتا ہی نہیں یہ مضمون ہے جس کی طرف آپ کو توجہ کرنی چاہئے کیونکہ بندہ تو غلام کو کہتے ہیں۔ عبد غلام کو کہتے ہیں اور آقا کو تو اختیار ہے جب چاہے غلام کو چھوڑ دے غلام کو اختیار ہی نہیں ہے۔ تو اگر ایک انسان اپنے لئے ایک ایسی حالت پیدا کر لے کہ اللہ کی محبت اور اطاعت کی زنجیروں میں ایسا جکڑا جائے کہ اسے چھوڑ نہ سکے۔ ہر ابتلاء کے وقت اپنے آپ کو آزما کے دیکھے اور اس کا دل یہ کہے کہ ہاں میں دنیا کو چھوڑ سکتا ہوں۔ مگر اس خدا کو نہیں چھوڑ سکتا۔ ایسا شخص اگر گناہ اور لغزش میں بھی مبتلا ہو جائے تو یہ اس کی عبودیت کا انکار نہیں ہے۔ لیکن وہ امتحان پھر بھی پیش آئیں گے جہاں عبودیت کا انکار بھی ہو سکتا ہے اس کے عبد ہونے کا انکار بھی روشن ہو سکتا ہے۔ ایک غلام جس کے اوپر مالک کو یقین ہو کہ ہے تو میرا اگر غلطیاں بھی کرتا ہے تو مسکرا کر بعض دفعہ معمولی سرزنش کے ساتھ بھی اس کو معاف کر دیتا ہے لیکن وہ جانتا ہے کہ ہر دفعہ جب میری آنکھ اس کے لئے میلی ہوئی تو اس کا دل بھی میلا ہوا اور ہر دفعہ جب میں نے صرف نظر کی تو یہ اپنی ذات سے کھویا گیا۔ اس قدر بے چین ہوا کہ اس نے میری عدم توجہ کو محسوس کیا۔ ایسا آقا اس غلام پر بار بار بھی رحم فرماتا ہے لیکن دائمی حالت غلامی کی حالت ہونی چاہئے۔ وہ زنجیریں ایسی ہوں جو کبھی ٹوٹ نہ سکیں اور بعض ایسے ابتلاء انسان پر آتے ہیں جب کہ اس کے لئے دو ٹوک فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ یہاں ایک ذریعہ میسر ہے جو خدا کی مرضی کے خلاف ہے اور ایک ذریعہ ہے جو دعا ہے۔ کیا میں دنیاوی ذریعے کو جو مجھے نظر آرہا ہے کہ میں اختیار کروں تو کچھ نہ کچھ نتیجہ نکل سکتا ہے' اسے اختیار کروں یا چھوڑ دوں اور محض دعا پر انحصار کروں۔ وہ دعا ہے جو اس کے غلام ہونے کو ثابت کرتی ہے وہ دعا ہے جو بتاتی ہے کہ اس کا ایک آقا ہے جس سے تعلق ٹوٹ نہیں سکتا۔ پھر وہ یہ عرض کرے گا اپنے رب سے کہ میں نے تو دنیا کے سب رشتے توڑ دئے ہیں تُو ہے تو میں ہوں' تُو نہیں ہے تو میرا کوئی وجود نہیں۔ تُو ہے تو میرے سارے مسائل حل ہوں گے۔ تُو نہیں ہے تو میرا کوئی مسئلہ بھی حل نہیں ہو سکتا کیونکہ میں تو دنیا کی کشتی کو چھوڑ کر تیری کشتی میں آچکا ہوں۔ اس لئے تو میرے لئے ہو جا اور اپنے وجود کو میری ذات پر ظاہر فرما۔ یہ وہ دعا ہے جو ضرور مقبول ہوتی ہے جب انسان ایسا دعا کرنے والا آزمائش پر پورا اترتا ہے تو عجیب استجابت کے جلوے دیکھتا ہے۔ حیرت انگیز طور پر وہ خدا کو غیب سے ظاہر ہوتا ہوا اور شہادہ میں آتا ہوا دیکھتا ہے۔

پس یہ واقعہ تو روزمرہ کی زندگی میں ہوتا رہتا ہے۔ اور وہ لوگ جو ان تجارب سے گزرتے ہیں وہ جانتے ہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ ایسا ہوتا ہے مگر رمضان میں یہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ رمضان کے آخری عشرے میں تو اور بھی زیادہ ہوتا ہے۔ پس اپنے اور اپنے بچوں کا شعور اس پہلو سے بیدار کریں۔ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی بتائیں کہ یہ دعائیں کرنے' دعائیں سیکھنے اور خدا کی ہستی کا ایک ذاتی تعارف حاصل کرنے کا موقع ہے۔ یہ مہینہ ایسا ہے جس میں خدا کی ہستی سے ایک غائبانہ تعارف نہیں رہتا بلکہ آمنے سامنے کا تعارف ہو جاتا ہے۔ پس اس طرح اگر آپ اس رمضان سے گزریں گے تو بہت برکتیں ہوں گی جو برکتیں عارضی ہو ہی نہیں سکتیں۔ کیونکہ اگر کسی بڑے آدمی سے کسی چھوٹے آدمی کا تعلق قائم ہو تو پھر وہی بات غلام اور آقا کی نسبت کی کہ غلام تو چھوڑ ہی نہیں سکتا' آقا ناپسند فرمائے تو چھوڑ بھی دیتا ہے۔ غلام ہمیشہ پریشان اور فکرمند رہتا ہے کہ کہیں یہ تعلق ٹوٹ نہ جائے۔ تو چھوٹے لوگ جب بڑوں کے درباروں میں رسائی پاتے ہیں تو ان کو فکر ہوتی ہے کہ وہ ہمیں نہ چھوڑ دیں۔ جو بڑے ہیں ان کو کیا فکر ہے۔ اگر چھوڑ بھی دیں تو ان کو کوڑی کی بھی پرواہ نہیں ہوگی لیکن نہ چھوڑیں تو کچھ تعلق بڑھتا ہی ہے۔

پس اس پہلو سے آپ رمضان کی برکتیں وہ حاصل کریں گے اگر خدا کا وجود آپ پر ظاہر ہو اور دل کامل یقین سے بھرے کہ ہم اپنی عمریں ضائع نہیں کر رہے اس کائنات کا ایک خدا ہے جو اس کائنات کے ہر ذرے کا بھی خدا ہے ہر حقیر ترین ذرے کا بھی خدا ہے وہ بھی اگر خدا کا قرب چاہے تو اسے بھی عطا ہو سکتا ہے تو پھر ایک عظیم کائنات پر جلوہ گر رحمت آپ کی ذات پر جلوہ کرتی ہے۔ وہ محض عالم پر نہیں چمکتی آپ کے دل کو کائنات بنا دیتی ہے اور اس دل میں چمکتی ہے۔ اس مقصد سے دعائیں کریں اور اس مقصد سے دعائیں سکھائیں اپنی اولاد کو اپنے عزیزوں کو اور اپنے اقرباء کو۔

اور اس ضمن میں میں داعیین الی اللہ کو خصوصیت سے متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ان کو مستقلاً" خدا کا بنا دینے کا ایک بہت ہی اچھا وقت ہاتھ میں آیا ہے۔ آج کل جو نئے احمدی ہوئے ہیں' دنیا کے کونے کونے میں ہو رہے ہیں' کوئی شرک سے آرہے ہیں' کوئی دہریت سے آرہے ہیں' کوئی دوسرے (فرقوں) سے چلے آرہے ہیں جنہوں نے اب (دین حق) کا حقیقی نور پایا اور دیکھا اور پہچانا ہے۔ غرضیکہ ہر قسم کے لوگ ہر ملک سے آرہے ہیں اور یہ تعداد خدا کے فضل سے دن بدن بڑھتی چلی جارہی ہے ان کو سنبھالنے کا مسئلہ ہوا کرتا ہے اور میں داعیین الی اللہ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اب رمضان میں ان کو اس طرح سنبھالیں کہ خدا کے ہاتھ میں ہاتھ پکڑا دیں۔ اس سے بہتر سنبھالنے کا اور کوئی طریق نہیں ہے۔ سارے مسائل ایک طرف' سارے روزمرہ کے جھگڑے ایک طرف اور کسی کا ہاتھ خدا کے ہاتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں تھمادیا جائے یہ ایک طرف 'اس کے بعد خدا اسے پکڑ لیتا ہے اور مضبوطی سے اس کو تھام لیتا ہے۔

اب یہاں مضمون کچھ بدل گیا ہے۔ میں نے کہا تھا کہ آپ چھوڑ دیں تو چھوڑ دیں لیکن اگر آپ خدا کا حقیقی عرفان حاصل کریں تو آپ چھوڑ نہیں سکتے۔ اس کے برعکس اللہ چاہے تو چھوڑ دے لیکن انہی کو چھوڑتا ہے جو اس کا حقیقی عرفان حاصل نہیں کرتے' ایک سرسری تعلق کے لئے اس کے پاس آتے ہیں۔ تو اب میں جو آپ کو بات کہہ رہا ہوں در حقیقت اس میں تضاد نہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ان دنوں میں ان کا ہاتھ تھمادیں پھر وہ خدا اس کو سنبھال لے گا۔ کچھ عرصہ ایسا گزرتا ہے جس سے تعلق میں کہ بندہ چھوڑنا بھی چاہے تو خدا ہاتھ نہیں چھوڑتا۔ بعض دفعہ مصافحے میں میں نے دیکھا ہے بعض لوگ جو زیادہ ہی پیار کا اظہار کرنا چاہیں یہ نہیں دیکھتے کہ کتنے لوگ مصافحے والے کھڑے ہیں ہاتھ میں ہاتھ آجائے تو چھوڑتے ہی نہیں۔ بڑی مشکل سے انگلیاں یوں یوں کرکے نکالنا پڑتا ہے ہاتھ۔ تو یہ تالیف قلب کا دور بھی اسی طرح کا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے نئے آنے والوں پر اتنا مہربان ہوتا ہے کہ بندوں کو بھی حکم ہے کہ ان کی تالیف قلب کرو۔ یہ ذرا چھینٹے کے محتاج لوگ ہیں اور خود بھی کبھی تالیف قلب فرماتا ہے اور حیرت انگیز طور پر بعض دفعہ ان کو نشان دکھاتا ہے۔ تو جب اس ہاتھ کی عادت پڑ جائے تو پھر یہ بھی نہیں چھوڑ سکیں گے۔ لیکن جب تک یہ ہاتھ اس ہاتھ میں نہ آجائے جو خدا کا ہاتھ کہلاتا ہے اس وقت تک آپ کے ہاتھوں میں تو محفوظ نہیں ہوں۔ آج ہے کل نکل جائے گا ہاتھ سے۔ آپ کو کب توفیق ہے کہ سارا دن تمام سال بھر آپ روزانہ ان کی فکر کریں مہینے میں ایک دو دفعہ بھی فکر کا آپ کے پاس وقت نہیں رہتا اب تو رفتار بھی بہت پھیل چکی ہے۔ لکھوکھہا کی تعداد میں لوگ احمدیت قبول کر رہے ہیں اور ہر قوم سے 'ہر مذہب سے' ہر زبان بولنے والوں میں سے آرہے ہیں تو ان کو آپ کیا سمجھائیں گے کیسے کیسے ان کی طرف توجہات کا حق ادا کریں گے ایک ہی طریقہ ہے کہ خدا کے ہاتھ میں ان کا ہاتھ تھمادیں۔ اور رمضان مبارک میں یہ کام ہر دوسرے دور سے زیادہ آسان ہو جاتا ہے۔

اس ضمن میں ان کو روزے رکھنے کی تلقین کریں۔ روزے رکھنے کے سلیقے سکھائیں۔ ان کو بتائیں کہ اس طرح دعائیں کرو اور اللہ دعاؤں کو سنتا ہے لیکن اس سے عہد باندھو کہ تم اس کو چھوڑو گے نہیں۔ اصل مقصد مذہب کا خدا سے ملانا ہے۔ اگر کوئی مذہب باتیں سکھا جاتا ہے اور قیدوں میں مبتلا کر جاتا ہے مگر خدا کا قیدی نہیں بناتا تو ایسے مذہب کا کیا فائدہ۔ جتنے زیادہ بندھن ہوں اتنا ہی وہ مذہب مصیبت بن جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ بندھن خدا کی محبت کے بندھن ہوں تو پھر وہ مصیبت نہیں وہ رحمت ہی رحمت ہے وہ عشق کے بندھن ہونے چاہئیں۔ پس ہر وہ شریعت جس پر عمل ظاہری ہو وہ ایسی غلامی کے بندھن ہیں جن کے ساتھ اللہ کی محبت کا تعلق نہیں ہے۔ ایسے لوگ ظواہر پرست ہو جاتے ہیں ظاہری چیزوں کے غلام ہو جاتے ہیں ان کی شریعت ان کو کچھ بھی نہیں فائدہ پہنچاتی۔ کورے کے کورے' سخت دل کے سخت دل' انسانیت کی اعلیٰ قدروں سے عاری اس دنیا سے گزر جاتے ہیں' کچھ بھی فائدہ ان کو نہیں ہوتا۔

لیکن وہ بندھن اگر خدا کی محبت سے بندھن میں تبدیل ہوں اور اس وجہ سے ہوں۔ اللہ کی خاطر ایک انسان اپنے آپ کو پابند کر رہا ہے اور اس کی محبت کی خاطر کر رہا ہے تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ پھر وہ عبد بنتا ہے' پھر وہ غلام ہوتا ہے ورنہ روزمرہ کی ٹکسالی کے طور پر کام کرنے والے کہاں غلام ہوتے ہیں۔ پس اس معنے میں ان کی تربیت کریں' ان کو سمجھائیں اور پھر چھوٹے موٹے روزمرہ کے رمضان کے آداب بھی تو بتائیں۔ روزے کیسے رکھے جاتے ہیں۔ کیوں رکھے جاتے ہیں (-) جو نصیحتیں فرمائیں ان سے کچھ ان کو آگاہ کریں تو رفتہ رفتہ ان کی تربیت ہوگی اور اگر ان کو یہ تجربہ رمضان میں ہو گیا کہ ان کو لیلۃ القدر نصیب ہو گئی یعنی وہ رات آئی ہے جو رات کہلاتی ہے مگر سب سے زیادہ منور ہے اور سب سے زیادہ روشنیاں اور دائمی روشنیاں پیچھے چھوڑ جاتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہو سکتا ہے وہ آپ کو سنبھالنے والے بن جائیں' آپ کو ان کو سنبھالنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ ایسے لوگ میں نے دیکھے ہیں جب ان میں احمدیت میں ان میں انقلاب برپا ہو جاتا ہے وہ ہر ابتلاء سے اوپر نکل جاتے ہیں کوئی ٹھوکر ان کے لئے ٹھوکر نہیں رہتی وہ یہ نہیں کہتے کہ دیکھو جی فلاں یوں کر رہا ہے انہوں نے ہمیں احمدیت دی اپنا یہ حال ہے۔ وہ اپنے آپ کو خدا کا ان سے بہتر نمائندہ سمجھنے لگتے ہیں اور ان کی فکر کرتے ہیں' ان کی تربیت کرتے ہیں' ان کو سمجھاتے ہیں۔ ایسے لوگ ہیں جن کی ہمیں آج ضرورت ہے دنیا کو سنبھالنے کے لئے۔ اگر ایسے ہی رہنے دیا گیا کہ ہر وقت آپ ہی نے ان کو سنبھالے رکھنا ہے تو آپ کی طاقت میں تو یہ سنبھالنا بھی نہیں انہوں نے پھر آگے دنیا کو کیا سنبھالنا ہے اس لئے رمضان سے یہ فائدہ اٹھائیں۔

میں چند احادیث جتنا بھی وقت ہے آج آپ کے سامنے رکھتا ہوں باقی (اللہ نے چاہا تو) آئندہ خطبے میں میں بیان کروں گا اور اس مضمون کو آگے بڑھاؤں گا۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

اب یہ دو باتیں ہیں جو بیان فرمائی گئی ہیں۔ جھوٹ بولنے سے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے۔ ان میں فرق کیا ہے۔ بعض لوگ تو عادتاً جھوٹ بول دیتے ہیں۔ ایک بات اس کا خاص مقصد حاصل کرنا نہیں ہوتا بلکہ صرف اپنی شیخی ہوتی ہے بعض دفعہ۔ بعض دفعہ دلچسپ بات کرنے کا شوق ان سے جھوٹ بلواتا ہے۔ جو واقعہ نہیں ہوا ہوتا وہ اپنی طرف اپنے تجارب کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ لیکن اس کے نتیجے میں دوسرے کو صرف اتنا دھوکہ لگتا ہے کہ آدمی بڑا ہوشیار ہے مگر اور نقصان نہیں پہنچتا۔ مگر یہ جھوٹ یہاں نہیں رہا کرتا۔ جو شخص ایسا جھوٹ بولے پھر وہ جھوٹ اس کے عمل میں داخل ہوتا ہے اور اس کی ساری زندگی کو جھوٹا بنا دیتا ہے وہ کمائی جھوٹ کی کرتا ہے وہ خطروں سے بچتا ہے تو جھوٹ کی پناہ میں آکر بچتا ہے۔ وہ تمنائیں کرتا ہے تو اس کی تمناؤں میں جھوٹ اس کا مددگار بن جاتا ہے اور اس کے اعمال میں رچ بس جاتا ہے۔ یہ وہ جھوٹ ہے جس کی طرف حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ وسلم نے توجہ دلائی کہ رمضان میں اس بدبخت چیز کو چھوڑو اور اگر اس کو نہیں چھوڑو گے تو یہ رمضان تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے گا۔

فرمایا۔ ﷺ کو کیا دلچسپی ہے کہ تم بھوکے رہو۔ رہو نہ رہو خدا تو رازق ہے' خدا تو احسان کرنے آیا ہے۔ بھوک اگر کسی نیکی کا پیش خیمہ بنتی ہے۔ اگر بھوک خدا کی خاطر ہے اور اس کے نتیجے میں اللہ سے کوئی تعلق باندھتی ہو تو پھر یہ بھوک پیاری ہے ورنہ فی ذاتہ بھوک کی کوئی حقیقت نہیں ہے تو (-) اس نصیحت کو پکڑیں اور اس نصیحت سے اپنے سفر کا آغاز کریں کیونکہ اکثر جو نومبایعین ہیں ان کو تو میں نے سچا ہی دیکھا ہے خصوصاً یورپ میں۔ اکثر لوگ سچ کے ہی عادی ہیں۔ یہ بدقسمتی ہے بعض تیسرے درجے کی دنیا کی جس میں افریقہ بھی شامل ہے پاکستان' ہندوستان' بنگلہ دیش۔ ایسے لوگ ہیں بڑا ہی جھوٹ بولتے ہیں اور روزمرہ کی چھوٹی چھوٹی باتوں میں جھوٹ کا سہارا لئے بغیر آگے بڑھ ہی نہیں سکتے۔ ان کے سیاستدان بھی جھوٹے' ان کے پولیس کارندے بھی جھوٹے' ان کی سول سروس والے بھی جھوٹے ان کے تقویٰ انصاف قائم کرنے والے بھی جھوٹے' ان کے مانگنے والے بھی جھوٹے' ان کے دینے والے بھی جھوٹے۔ اتنا جھوٹ ہے کہ ایسی وبا جھوٹ کی شاید ہی دنیا میں کبھی بلا طور پر اتری ہو۔ تو رمضان کا مہینہ ہے کہ ایسی وبا جھوٹ کی شاید ہی دنیا میں کبھی بلا کے طور پر اتری ہو۔ تو رمضان کا مہینہ ہے سب سے پہلے وہ لوگ جو ایسے ملکوں سے یہاں آئے ہیں یا دوسرے ملکوں میں گئے ہیں جہاں جھوٹ نہیں ہے وہ پہلے اپنے نفس کی تو اصلاح کرلیں۔ بھوکے رہیں گے اور جھوٹ بھی بولیں گے تو بھوکے رہنا سب کچھ باطل جائے گا۔ مفت کا عذاب ہے' گناہ بے لذت ہے یعنی یوں کہنا چاہئے ثواب ہے جو تکلیف دہ ثواب ہے لیکن ثواب نہیں ملتا۔ ایسا ثواب ہے جو فرضی ثواب ہے۔ تکلیف چھوڑ جاتا ہے ثواب نہیں ہوتا۔ تو اس کا کیا فائدہ۔

اس لئے (-) جو نکتہ بیان فرمایا ہے کہ اس کو سمجھیں گے تو آپ کی زندگی سنور جائے گی۔ آپ اس بات کے اہل ہو جائیں گے کہ دوسروں کو نصیحت کر سکیں۔ آپ کی بات میں طاقت پیدا ہوگی۔ آپ کے گھر کے حالات بھی سنوریں گے۔ روزمرہ جو اپنی بیویوں سے جھوٹ بولتے ہیں۔ اپنے بچوں سے جھوٹ بولتے ہیں۔ دوستوں یاروں سے جھوٹ بولتے ہیں۔ بزنس کے معاملات میں جھوٹ بولتے ہیں۔ اور رشتوں کے تعلقات قائم کرنے کے لئے جھوٹ بولتے ہیں۔ کون سا ایسا زندگی کا آپ کا دائرہ ہے جس میں آپ جھوٹ سے کام نہیں لے رہے۔ تو اب رمضان میں اس بدبختی کو پیچھے چھوڑ کر جائیں۔ یہ جو پل ہے یہ ہلاکت کے سمندر میں غرق کرنے والا پل ہے اور اس کو آپ جب تک فنا نہیں کرلیتے آپ کی فناء پر یہ خطرہ ہمیشہ کھڑا رہے گا۔

اس لئے اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگیں' دعا کریں اور جھوٹ کی لعنت سے خود بھی بچیں اور اگر ایسی قوموں میں آپ (دعوت الی اللہ) کر رہے ہیں جیسا کہ افریقہ ہے' پاکستان ہے' ہندوستان ہے' بنگلہ دیش ہے اور دوسری قومیں ہیں جہاں بدقسمتی سے ان کی غربت کفر میں تبدیل ہوئی ہے اور غربت نے سب سے بڑی لعنت جھوٹ کی پیدا کی ہے اور غربت جھوٹ کی لعنت اسی وقت پیدا کیا کرتی ہے جبکہ اخلاقی قدریں کمزور ہو چکی ہوں اور حرص غالب آچکی ہو۔ تو یہ ساری بیماریاں ہیں جنہوں نے مل جل کر ہمارے تیسری دنیا کے ملکوں کا امن اجاڑ دیا ہے۔ کچھ بھی وہاں باقی نہیں رہا۔ کوئی مستقبل کی امید بھی دکھائی نہیں دیتی۔

ایک حکومت کے بعد دوسری حکومت آتی ہے' وعدے کرتی ہے اور کوشش بھی کرتی ہے کہ کچھ بنے لیکن خود بھی انہی بیماریوں کی پروردہ حکومتیں ہیں جو بیماریاں سارے ملک میں ایک عذاب کی صورت میں پھیلی ہوئی ہیں پس اس کے لئے جھوٹ کے خلاف جہاد ایک بہت بڑا اور بنیادی جہاد ہے۔ کل عالم میں جماعت احمدیہ کو اور ان کو جو داعی الی اللہ بننے کے دعویدار ہیں خصوصیت سے جھوٹ کے خلاف پہلے اپنے نفس میں جہاد کرنا ہے۔ یہ رمضان ختم نہ ہو جب تک ان کا جھوٹ ختم نہ ہو چکا ہو اور کلیتہً جھوٹ سے چھٹکارا پا کر ایک نئی زندگی میں داخل نہ ہو جائیں۔ یہ ہر نصیحت کی جان ہے ہر نصیحت کی ماں ہے اس لئے میں نے (-) نصائح میں سے یہ ایک نصیحت سب سے اوپر رکھی ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اس میں آپ کی فلاح کی ہر کنجی موجود ہے۔

اس لئے دعائیں کریں اور جھوٹ سے خود بھی نجات حاصل کریں اور اپنی اولاد کو بھی سچائی پر گامزن کریں اور جھوٹ سے نجات حاصل کرنا ایک وقت کے فیصلے کی بات نہیں ہے باشعور طور پر آپ کو اپنے ہر فیصلے کی نگرانی کرنی ہوگی۔ ہر عذر جو آپ پیش کرتے ہیں اس کی نگرانی کرنی ہوگی۔ ہر بات جو آپ کسی دوست یا تعلق والے کو اپنے خطوط میں لکھتے ہیں اس کی بھی نگرانی کرنی ہوگی۔ بسا اوقات مبالغے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی باتیں ہوتی ہیں۔ محبت کے اظہار ہیں جی ہم تو حاضر ہیں ہم تو غلام ہیں لیکن سب جھوٹی باتیں ہیں۔ وہ غلامیاں نفس کی غلامیاں ہوتی ہیں کسی اور کی نہیں ہوتیں۔ تو ہمارے تعلقات کے دائرے میں ایسے جھوٹ بھی ہیں جو مخفی ہیں ہماری اپنی نظر سے غائب رہتے ہیں۔ ہم عذر جو روزانہ بناتے ہیں کئی بار کہ یہ بات ہو گئی تھی اس لئے میں نے یوں کہہ دیا تو بات کہی اس کے بعد اس کی توجیہات شروع کر دیں اور وہ توجیہات جھوٹی ہوتی ہیں۔ تو جھوٹ کے خلاف جہاد بہت بڑا محنت کا کام ہے۔ بڑا جان جوکھوں کا کام ہے۔

اس لئے جن باتوں کو میں سمجھا رہا ہوں غور سے سنیں اور اس رمضان میں دعاؤں کے ساتھ مدد کرتے ہوئے اپنے نفس کے جھوٹ کے خلاف جہاد کریں پھر اللہ تعالیٰ آپ کو ان کی تربیت کی توفیق دے گا جو خدا کے قریب آنے کے لئے خود کئی کئی مشکلات میں سے، کئی مصائب میں سے گزر کر حاضر ہو چکے ہیں اب ان کو آپ نے سنبھالنا ہے ان کی دلداریاں کرنی ہیں ان کی تربیت کرنی ہے اور رمضان یہ بہترین مہینہ ہے تربیت کے لحاظ سے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد شریف خالد   یہ مضمون ہفت روزہ "لاہور" ۸- اپریل ۹۵ء سے لیا گیا

حیات طیبہ کا ایک ورق

"لائف آف محمد" مولفہ سر ولیم میور کا ترجمہ

سر ولیم ایک کٹر عیسائی سکالر ہیں اور اللہ تعالیٰ۔ فرشتوں۔ قرآن مجید۔ رسول کریم۔ اور ہر نشان و معجزہ کے منکر بلکہ سخت ناقد۔ مترجم نے صرف انہی واقعات کا ترجمہ پیش کیا ہے جو کہ ابن اسحاق وغیرہ مورخین سے لئے گئے ہیں اور مصنف کی تنقید اور معاندانہ موقف سے صرف نظر کیا ہے۔ (ایڈیٹر لاہور)

حضورؐ کی کفالت حضرت عبدالمطلبؓ نے اپنی وفات کے وقت اپنے یتیم پوتے کی کفالت ابو طالب کے سپرد فرمائی اور حضرت ابو طالب نے یہ فریضہ نہایت خلوص اور محبت سے ادا کیا۔ بچے کو جو پیار اور شفقت حضرت ابو طالب کی طرف سے ملا۔ وہ حضرت عبدالمطلب کے پیار اور شفقت سے کسی طرح بھی کم نہیں تھا۔... آپ حضورؐ کو اپنے بستر کے قریب سلاتے۔ اپنے سامنے کھلاتے اور جہاں کہیں باہر جاتے اپنے ساتھ رکھتے۔ اپنے بھتیجے کے ساتھ یہ سلوک انہوں نے مسلسل جاری رکھا حتیٰ کہ حضورؐ بچپن کی بے چارگی سے باہر نکل آئے۔

اسی زمانہ میں آپ نے حضور ﷺ کو ساتھ لے کر ملک شام کی طرف ایک تجارتی سفر کیا۔ آپ کا ارادہ تھا کہ حضورؐ مکہ میں ہی رہیں کیوں کہ حضورؐ اب بارہ برس کے ہو گئے تھے۔ اور اپنا خیال خود رکھ سکتے تھے لیکن جب کاروان (قافلہ) تیار ہو گیا اور حضرت ابو طالبؓ سوار ہونے لگے تو آپ کے بھتیجے لمبی جدائی کا احساس کرتے ہوئے اپنے محافظ حضرت ابو طالبؓ سے چمٹ گئے۔ آپ پر اس کا اس قدر گہرا اثر ہوا کہ آپ بچے کو اپنے ساتھ لے گئے۔ یہ تجارتی مہم بوسترا یا اس سے بھی آگے تک چلی گئی اور کئی مہینے جاری رہی۔ اس دوران میں نوخیز محمد ﷺ کو مشاہدہ کے کئی مواقع میسر آئے جو حضورؐ پر اپنے نقوش ہمیشہ کے لئے چھوڑ گئے۔ حضورؐ تیرا۔ جراش اور امن کے قرب و جوار سے گزرے جو کہ تجارتی عروج کے باقیات تھے۔ اور ان مناظر نے حضورؐ کے سوچنے والے ذہن پر مادی عظمت کے عدم استحکام کے گہرے اثرات منقش کئے وادی حجر اور اس کے ویرانوں نے (جو کہ پتھروں میں کھود کر بنائے گئے مکانوں کے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے آسمانی عذاب کے آثار (جو مذکورہ بستیوں کی تباہیاں پیش کر رہی تھیں) حضور ﷺ کے ذہن پر اپنے اثرات مرتب کئے اسی سفر کے دوران میں حضور ﷺ کا کئی یہودی بستیوں سے بھی گزر ہوا اور حضورؐ کو عیسائیوں کے قومی رویوں کا مشاہدہ کرنے کا موقع بھی ملا۔ اس سے قبل حضورؐ نے عیسائیوں کے رسم و رواج کے متعلق وقتاً فوقتاً سنا اور دیکھا تھا لیکن اب حضورؐ نے اس رسم و رواج کو قومی سطح پر دیکھنے۔ قومی اور معاشرتی رسومات (جو عیسائیت کی بنیاد سے استوار کی گئی تھیں) گرجے (جن پر صلیبی عمارتیں تعمیر تھیں) تماثیل۔ تصاویر اور دوسری مذہبی علامات۔ گھنٹیوں کا بجنا۔ عبادت کے اجتماعات وغیرہ وغیرہ نے آپ کی توجہ کو اپنی طرف کھینچا۔ سنی سنائی باتیں اور بعض حقیقی جھلکیوں نے (جو کہ مذکورہ رسومات کے متواتر دہرائے جانے کے عمل سے متعلق تھیں بھی حضور ﷺ کے ذہن پر ایک گہرا اثر ثبت کیا ہو گا اور یہ نقش زیادہ عملی اور دیرپا ہو گیا ہو گا۔ جب حضورؐ نے یہی مذہبی رسومات اپنے ان عرب قبائل میں بھی دیکھی ہوں گی جو عیسائیت قبول کر چکے تھے۔ اگرچہ اس وقت کی شامی عیسائیت (حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کے ساڑھے چھ سو سال بعد) اپنے اصل مقام سے گر کر مادیت میں گھر چکی تھی۔ تاہم اب مکہ کی بت پرستی کے مقابلہ میں ایک فکر انگیز تضاد پیدا کرتی تھی۔

حضور ﷺ بعد میں (اپنی پختہ عمر میں) ایک دفعہ پھر شام کے تجارتی سفر پر گئے لازماً سابقہ سفر شام کے تاثرات پھر سے ابھر آئے ہوں گے۔ اور ان کو اس دوسرے سفر میں مزید پختگی ملی ہو گی۔ حضور ﷺ اپنے بچپن سے جوانی کی طرف رواں دواں تھے اور مذکورہ سفر کے بعد کا کوئی قابل ذکر واقعہ تواریخ میں نہیں ملتا۔

چالیس سال کی عمر تک ۵۸۰ء اور ۶۱۰ء کے درمیانی عرصہ میں وادی مکہ اور اس کے مضافات میں خونی فسادات، جنگیں اور قبائلی جھگڑے ہوتے رہے جس میں فخر و مباہات اور انتقامی جذبات کا عمل دخل تھا (حرب الفجار)

باقی صفحہ ۶ پر

ہماری تاریخ

(براہین احمدیہ) کے مسودہ کو خوشخط نقل کرنے کے لئے آپ نے میاں شمس الدین صاحب (جو آپ کے استاد فضل الٰہی صاحب کے بیٹے تھے) کی خدمات حاصل کر لی تھیں۔ جب وہ مسودہ صاف اور شستہ خط میں نقل کر لیتے تو اسے منشی امام الدین صاحب کاتب امرتسری کو دے دیا جاتا۔ جو امرتسر سے قادیان آکر حضرت صاحب کی نگرانی میں کتابت کا کام کیا کرتے تھے۔ جب کاپیاں تیار ہو جاتیں تو ان پر نظر ثانی فرماتے اور تصحیح کرنے کے بعد انہیں پریس تک پہنچانے کے لئے اکثر خود ہی امرتسر تشریف لے جاتے۔ بعد میں حضرت صاحب کو جب کاپیوں کو پتھر پر جما دینے کی اطلاع دی جاتی۔ تو پھر بنفس نفیس تشریف لے جاتے اور پروف پڑھنے کے لئے کئی روز تک حکیم محمد شریف صاحب کلانوری وغیرہ کے یہاں قیام پذیر ہونا پڑتا۔ اس سفر میں آپ کے ساتھ کبھی کبھی لالہ ملاوامل اور لالہ شرمپت رائے ہوتے تھے۔ بعض اوقات لالہ ملاوامل صاحب ہی کو کاپیاں دے کر بھجوا دیا جاتا۔ حصہ چہارم کی طباعت کا زمانہ آیا تو پروف اور کاپیوں کو گاہے گاہے بذریعہ ڈاک بھی بھجوا دیتے تھے لیکن اس میں خاص احتیاط کرنا پڑتی تھی حضرت صاحب خود بھی رجسٹری کرتے اور پریس کے مہتمم کو بھی یہ ہدایت تھی کہ وہ کاپیاں اور پروف رجسٹری بھجوایا کرے۔

براہین احمدیہ کی طباعت کا انتظام شروع میں حضرت صاحب نے پادری رجب علی کے مطبع سفیر ہند میں فرمایا۔ کیونکہ اختلاف مذہب کے باوجود پادری موصوف کو دلی شغف تھا کہ کام کی عمدگی اور خوبی اور صحت میں کوئی کسر نہ رہ جائے اور حضرت صاحب کا منشا مبارک بھی براہین احمدیہ کو کتابت و طباعت کے لحاظ سے معیاری اور دیدہ زیب بنانے کا تھا۔ بلکہ ایسی بے جا کفایت شعاری کو جو کتاب کے ظاہری حسن کو ماند کر دے آپ شرک قرار دیا کرتے تھے۔ اس لئے مطبع کے گراں نرخ اور بھاری اخراجات کے باوجود آپ کی نظر انتخاب اسی پر پڑی۔ چنانچہ کتاب کا حصہ اول اسی مطبع میں چھپا اور اس کے پہلے پرنٹر شیخ نور احمد صاحب بنے۔ جو فن طباعت میں بہترین ماہر مانے جاتے تھے۔ اور جنہیں کچھ عرصہ قبل پادری رجب علی صاحب نے مراد آباد سے خاص طور پر بلا کر ان کے سپرد اپنے مطبع کا اہتمام کر رکھا تھا۔ حصہ اول کی اشاعت کے بعد چونکہ شیخ نور احمد صاحب نے مطبع سفیر ہند چھوڑ کر مطبع ریاض ہند کے نام سے قریب ہی اپنا ذاتی مطبع قائم کر لیا تھا۔ اس لئے پادری رجب علی صاحب نے کتاب کو گزشتہ معیار پر قائم رکھنے کے لئے شیخ نور احمد صاحب ہی کو کچھ اجرت پر اس کی طباعت کا کام دے دیا اور اس طرح اگلے دو حصے (حصہ دوئم اور حصہ سوئم) عملاً تو ریاض ہند میں طبع ہوئے مگر ان پر نام سفیر ہند کا درج کیا گیا۔ اسی رنگ سے کتاب کا حصہ سوئم ریاض ہند میں چھپ رہا تھا کہ پادری صاحب نے حضرت صاحب سے روپے کا بار بار مطالبہ کرنا شروع کر دیا حالانکہ حضرت صاحب تو انہیں پیشگی روپیہ دے دیتے۔ مگر وہ کام کو معرض تاخیر میں ڈالتے جاتے تھے جب ان کے تقاضوں نے سخت تنگ کیا تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کچھ رقم لے کر قادیان سے امرتسر ہال بازار پہنچے جہاں چھاپہ خانہ دریافت کیا تو بتانے والے نے مطبع ریاض ہند کا پتہ بتا دیا۔ چنانچہ حضرت صاحب اس مطبع میں داخل ہوئے یہاں براہین احمدیہ کا تیسرا حصہ چھپ رہا تھا۔ حضرت صاحب نے سمجھا کہ رجب علی کا یہی پریس ہو گا۔ ملازموں سے آپ نے فرمایا کہ پادری رجب علی صاحب کو بلاؤ۔ شیخ نور احمد صاحب (مہتمم مطبع) کا گھر قریب ہی تھا۔ جب انہیں اطلاع ہوئی تو وہ جلد آ گئے اور (سلام) کہہ کر مصافحہ کیا۔ حضرت صاحب رجب علی کو تو جانتے تھے۔ لیکن ان سے تعارف نہیں تھا۔ ان کو دیکھ کر متعجب سے ہوئے اور فرمایا یہ پریس رجب علی کا ہے۔ انہوں نے ادب سے عرض کیا کہ آپ ہی کا ہے۔ پھر فرمایا کہ رجب علی صاحب کا پریس کہاں ہے اور یہ ہماری کتاب جو چھپ رہی اس مطبع میں کیسے آئی۔ انہوں نے اصل واقعہ عرض کرتے ہوئے کہا کہ یہ ساری کتاب میں نے اپنے مطبع میں چھاپی ہے صرف پہلا حصہ پادری صاحب کے پریس میں چھپا ہے اور وہ بھی میں نے ہی چھاپا ہے۔ اب ان کا پریس بند ہے۔ اور وہ فیر الدین کی مسجد کے پیچھے رہتے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ رجب علی صاحب ہمیں تنگ کرتے ہیں پیشگی روپیہ لے لیتے ہیں اور وقت پر کام نہیں دیتے۔ اب ہم ان کو روپیہ دینے آئے ہیں اور کتاب ابھی چھپی نہیں اگر پہلے سے ہمیں معلوم ہوتا تو آپ ہی سے چھپواتے۔ ہمیں اس وقت بڑی خوشی ہوئی کہ

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

عیدی امین کو معافی دینے کا مسئلہ

بتایا گیا ہے کہ یوگنڈا کے صدر مملکت یوویری موسے وینی نے کہا ہے کہ سابق ڈکٹیٹر عدی امین کو کسی صورت میں بھی معافی نہیں دی جائے گی۔ اگرچہ بعض دیگر سیاسی لیڈروں کو واپس ملک میں آنے کی اجازت دی جا رہی ہے لیکن عدی امین کو اس فہرست میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ عدی امین کے ایک قریبی ساتھی شہریوں کو اور بعض سابق فوجیوں کو اکٹھا کر رہے ہیں اور یہ خاص طور پر عدی امین کے قبائلی علاقے میں ہو رہا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں کو اکٹھا کر کے عدی امین کا خیال ہے کہ وہ دوبارہ یوگنڈا کے حاکم بن سکتے ہیں۔

موسے وینی صدر مملکت نے کہا ہے کہ عدی امین کے آٹھ سالہ دور تشدد میں دنیا حیران رہ گئی تھی کہ وہ اپنے لوگوں پر کتنا ظلم کر سکتے ہیں۔ اور اگر انہوں نے ملک واپس آنے کی کوشش کی تو انہیں ہزاروں افراد کے قتل کے سلسلہ میں حراست میں لے لیا جائے گا۔ اور ان پر مقدمہ چلا کر ان کے منطقی انجام تک انہیں پہنچایا جائے گا۔ ہم عدی امین کو کسی صورت بھی نہیں چھوڑ سکتے۔ انہیں سزا ملنی چاہئے کیونکہ ان کے حکم پر لاکھوں افراد کو بغیر کسی عدالتی حکم کے قتل کیا گیا تھا۔ ہمیں ایسے لوگوں کی حوصلہ شکنی کرنی چاہئے تاکہ ایسے حالات دوبارہ پیدا نہ ہو سکیں۔

عدی امین نے اپنے آپ کو لائف پریذیڈنٹ اس وقت مقرر کیا تھا جب ملٹن ابوٹے کو ایک فوجی کے ذریعے ان کو ان کے عہدے سے ہٹایا گیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ عدی امین سوڈان اور زائرے کی مدد سے دوبارہ اقتدار میں آنا چاہتے ہیں۔ لیکن موسے وینی نے زائرے کے لیڈر پریذیڈنٹ موبوتو سیسے سیکو سے جرمنی میں گفت و شنید کی ہے اور انہوں نے یقین دلایا ہے کہ زائرے اس سلسلے میں عدی امین کی کوئی مدد نہیں کرے گا۔ ابوٹے کے متعلق کہا جاتا تھا کہ انہوں تین لاکھ افراد کو جان سے مروایا ہے اور ایسا ۱۹۸۰ء اور ۱۹۸۵ء کے درمیان کیا گیا۔ آج کل وہ زیمبیا میں رہائش پذیر ہیں عدی امین کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان کے ذریعے پانچ لاکھ افراد مارے گئے۔

مختصرات

روسی فوج نے گذشتہ اتوار کے روز کہا کہ چیچنین کا وڈینو اڈا جو جنوب مشرق میں ہے اور صدیوں سے چیچنین کی مزاحمت برائے روس کی علامت ہے اب ان کے مکمل قبضہ میں ہے لیکن چیچنین کے ایک نمائندے نے اس بیان کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بالکل جاہلانہ بیان ہے۔ ایتار طاس نیوز ایجنسی نے ایک روسی فوجی نمائندے کا یہ بیان نشر کروایا ہے کہ ماسکو کی فوجوں نے اتوار کے روز صبح کے وقت وڈینو پر قبضہ کر لیا تھا۔ یہ بات رات بھر کی جنگ کے نتیجہ میں حاصل ہوئی تھی۔ اگرچہ وزارت دفاع نے یہ تو کہا کہ یہ علاقہ ہم نے لے لیا ہے لیکن اس کی تفصیل بیان نہیں کی گئی۔

اس کے بالمقابل چیچنین کے ایک فوجی نمائندے نے انٹرفیکس نیوز ایجنسی کو بتایا کہ روس کا یہ دعویٰ سراسر غلط ہے اور جہالت پر مبنی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ چیچنیا کے چھوٹے سے علاقے کو روس آج تک پوری طرح اپنے قبضہ میں نہیں لے سکا۔ چیچنیا نے آغاز ہی میں کہا تھا کہ ہمیں بے شک ایک بعد دوسرا شہر چھوڑنا پڑے لیکن ہم اس جنگ کو ختم نہیں ہونے دیں گے۔ اگر باقاعدہ جنگ کی صورت نہ رہی تو ہم گوریلا جنگ لڑیں گے اور ہم جانتے ہیں کہ پہاڑیوں پر سے گوریلا جنگ لڑنے کے ہم ماہر ہیں۔ روسی افواج اس معاملے میں ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ اور جنگی حالات کو دیکھا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ روس نے چیچنیا کا بہت سا علاقہ لے تو لیا ہے لیکن مزاحمت ختم نہیں ہوئی اور جب تک مزاحمت جاری رہے گی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ روس نے جنگ جیت لی ہے اور چیچنیا کو شکست ہو گئی ہے۔ چیچنیا کے متعلق عالمی برادری بھی پریشان ہے بلکہ روس کی اپنی پارلیمنٹ نے بھی یہ بات کہی ہے کہ ہماری یہ جنگ بے معنی ہے۔ ہمیں چیچنیا کے ساتھ امن کا معاہد کرنے کی کوشش کرنی چاہئے لیکن صدر یلسن اس بات پر آمادہ نہیں ہو رہے۔ گویا کہ اب یہ ان کی اناء کا مسئلہ بن گیا ہے۔ کہ وہ چیچنیا کو شکست دے کر ہی دم لیں گے۔ اور وہاں پر جتنا بھی خون خرابہ کیا جائے۔ کر دینا چاہئے۔ تاکہ چیچنیا ہمیشہ یاد رکھے کہ روس کی مخالفت میں ان کی کیا حالت کر دی گئی تھی۔

گذشتہ اتوار کے روز افغانستان میں سٹیو میستری نے بتایا کہ ناراض افغانیوں نے دھمکی دی ہے کہ وہ اس امدادی ایجنسی جس کا نام کیئر انٹرنیشنل ہے کے دفاتر کو لوٹ لیں گے۔ اور اس عمل کو صرف اس طرح روکا جا سکتا ہے کہ جو کام انہوں نے اس ایجنسی کے لئے کیا ہے اس کے بدلے میں تین ہزار ٹن گندم انہیں دی جائے۔ یہ بھی کیا گیا ہے کہ کیئر ایجنسی افغانیوں کو گندم کی صورت میں ان کا معاوضہ نہیں دے سکتی کیونکہ عالمی خوراک پروگرام ناکام ہو گیا ہے۔ عالمی پروگرام نے ۱۸ ماہ میں جو گندم سپلائی کرنی تھی وہ اس پروگرام میں ناکام ہو گیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں افغانستان کے چھ صوبے ایسے ہیں جہاں میستری کے مطابق لوگ فاقوں سے ہلاکت کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس ساری بات کے متعلق توثیق کروانے کے لئے ورلڈ فوڈ پروگرام عالمی زراعت پروگرام کی تنظیم کے اہلکاروں سے گفتگو نہیں ہو سکی۔ مسٹر میستری نے یہ بھی کہا ہے کہ طالبان نے بہت سے لوگوں کو جن کا تعلق لوگار صوبے سے ہے اور جو مزدور محنت کش ہیں انہیں حراست میں لے لیا ہے۔ ان کے خلاف یہ الزام جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ غلط ہے یہ ہے کہ انہوں نے اپنے فائدہ کے لئے گندم بیچ دی ہے۔ بعض علاقوں میں یہ دھمکی بھی دی گئی ہے کہ کیئر کے انجینئروں کو اغوا کر لیا جائے گا۔ خوست میں جہاں بہت زیادہ کام کیا جا رہا ہے دس دن کی مہلت دی گئی ہے جس کے بعد اگر ان کا مطالبہ پورا نہ ہوا تو وہ عمارات کو جلا دیں گے اور سارا سازوسامان چرا کر لے جائیں گے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایجنسی کے بعض لوگوں کو حراست میں لے لیا جائے۔ یہ سارا بیان مسٹر سیٹو میستری نے دیا ہے۔

الجیریا کے ایک آزاد اخبار "الوطن" نے کہا ہے کہ باخبر ذرائع سے اسے اطلاع ملی ہے۔ کہ حفاظتی دستوں نے مئی کے مہینہ میں مسلح اسلامی عسکریت پسندوں کو خاص طور پر قتل کیا۔ ان لوگوں کی تعداد ۶۵۰ بتائی جاتی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس عرصہ میں ۷۰ افراد نے اپنے آپ کو حکومت کے سامنے پیش کر دیا ہے یعنی ہتھیار ڈال دئے ہیں۔ بعض علاقوں میں والدین اور رشتہ داروں نے اپنے اسلامی عسکریت پسند لوگوں کو تلقین کی کہ وہ اس راہ کو چھوڑ کر حکومت کے سامنے پیش ہوں۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایک ہی فوجی اپریشن میں ایک دفعہ حال ہی میں ۱۲۵ افراد مارے گئے تھے۔ یہ لوگ جنوب مغرب میں "عین ڈفلا" میں موجود تھے۔ ان کی ہلاکت بھی مئی کے مہینے میں وقوع پذیر ہوئی۔

۵- جون ۱۹۷۲ء کو اقوام متحدہ نے ایک کانفرنس منعقد کی تھی جس کا موضوع تھا انسانی آبادیاں اور ماحولیات۔ اسی دن کی یادگار منانے اور اس کے اغراض و مقاصد کی پیش رفت کے لئے گذشتہ سوموار یعنی ۵- تاریخ کو پاکستان میں اور دنیا بھر میں ماحولیات کا دن منایا گیا یہ دن ادارے بھی مناتے ہیں اور انفرادی طور پر بھی منایا جاتا ہے۔ خاص طور پر وہ لوگ اس دن کو مناتے ہیں جن کا زمین اور ماحول سے تعلق ہوتا ہے اور وہ اس بات کا ایک حد تک اعتراف کرتے ہیں کہ اس وقت ماحولیات آلودگی کی وجہ سے پہلے جیسے نہیں۔ لیکن وہ اس ارادے کا بھی اظہار کرتے ہیں کہ ہم اس سلسلے میں ضرور کچھ نہ کچھ کریں گے۔ اس دن میں جن باتوں پر غور کیا جاتا ہے ان میں خاص خاص باتیں یہ ہیں کہ ہوا کس طرح زہریلی بنتی ہے۔ پانی' سمندر' زمیں' اور لوگوں تک زہر کا کس طرح اثر پہنچتا ہے۔

کہتے ہیں کہ یہ دن عہد کرنے کا دن ہے کہ ہم بہتر ماحولیات کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے اور اس سال کے لئے اس کانفرنس کا جو عنوان چنا گیا تھا۔ وہ یہ تھا۔ "ہم۔ لوگ۔ ساری دنیا کے لوگ اکٹھے ہو کر ماحولیات کے لئے کام کریں گے"

پنجاب ماحولیاتی تحفظ ایجنسی نے لاہور کو صاف کرنے کے لئے ایک چار روزہ مہم کا پروگرام بنایا ہے یہ پروگرام لاہور کی میٹروپولیٹن کارپوریشن کے تعاون سے منایا جائے گا اور صوبے کے چیف سیکرٹری جاوید قریشی اس کا افتتاح کریں گے اس سلسلے میں خاصی پیش رفت ہو چکی ہے۔

اگر واقعی دنیا کے سب لوگ اور سب ادارے اس طرح بھرپور توجہ دیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ماحولیات کو بہتر نہ بنایا جا سکے۔ آخر ماحولیات کی آلودگی کا باعث بھی تو ہم لوگ ہی ہیں۔ اگر ہم وہ باتیں نہ کریں جن سے ماحول آلودہ ہوتا ہے تو یقیناً ہم بہتر ماحول میں زندگی بسر کر سکیں گے۔ پس ہم سب کا فرض ہے کہ حتی الامکان ایسی باتوں سے گریز کریں جن سے ماحول آلودہ ہوتا ہے۔ شور' دھواں' کوڑا کرکٹ اور ایسی ہی اور چیزیں جن کے ہم ذمہ دار ہیں اگر ان سے گریز کیا جائے تو یقیناً ماحول بہتر ہو سکتا ہے۔

بقیہ صفحہ ۵

عکاظ کا میلہ ماہ ذیقعد میں (جو کہ حرمت والا مہینہ ہے اور حج سے پہلے آتا ہے) عکاظ کے مقام پر ایک سالانہ میلہ منعقد ہوتا تھا۔ یہ مقام مکہ سے تین دن کی مسافت پر تھا۔ یہ بڑا پر بہار مقام تھا۔ یہاں کھجوروں کے باغات اور چشمے تھے اور قیام کے لئے بہت پرکشش اور آرام دہ تھا۔ سوداگر اور مسافر اسے بے حد پسند کرتے تھے یہاں مال و اسباب (مال کے بدلے مال کی بنیاد) خرید و فروخت ہوتی تھی۔ اور بدو معاشرے کے تفاخر کے اظہار کے لئے جسمانی اور ذہنی مہارتوں کے مقابلے ہوا کرتے تھے مختلف قبائل کے شعراء اپنے اشعار اور قصائد سنایا کرتے تھے ایسے اجتماعات میں جن کامیاب اور مشہور قصائد کو امتیازی حیثیت حاصل ہو جاتی وہ نمایاں سنہری حروف میں لکھے جاتے اور انہیں کعبہ میں بھی لٹکایا جاتا۔ ایسی نظموں کو معلقہ کہا جاتا تھا "سبع معلقہ" ابھی تک چلی آ رہی ہیں جو کہ حضور ﷺ سے پہلے کی ہیں۔

یہ نظمیں دراصل قصیدے میں بے ساختہ خطابت کا حیران کن نمونہ۔ ان قصائد کے خوبصورت زبان اور استعارات کو تو یورپ کے قاری بھی اعلیٰ درجہ کی تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن ان شعراء کا موضوع تقریباً ایک ہی ہوتا تھا اور وہ اس بھیڑ چال سے الگ نہیں ہوتے تھے۔ مثلاً اپنی محبوبہ کا حسن۔ اس کے قافلہ کا پر بہار جگہ پر قیام۔ اور قیام کے بعد چھوڑی ہوئی جگہ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ویران اداسی- شاعر کی اپنی سخاوت اور فنی مہارت - اپنے قبیلے کی بے مثال عظمت اور اپنی سواری کی عمدہ صفات - بس کچھ اسی قسم کے موضوعات جن پر قصائد کی بلند و بالا عمارتیں اٹھائی جاتی تھیں-

عبدالمطلب کی وفات کے اثرات

حضرت عبدالمطلبؓ کی وفات کے بعد بنو ہاشم میں کوئی طاقتور سربراہ نہ رہا اور بنو امیہ (قبیلہ کی دوسری شاخ) نمایاں ہونے لگے - اس وقت اس شاخ کا سردار حرب تھا جو جنگوں میں قیادت کرتا تھا اور اس کا ساتھ دینے والے رشتہ دار تعداد اور مہارت کے اعتبار سے نمایاں ہوتے تھے بنو ہاشم ایک اعلیٰ اور ارفع مقام سے محروم ہو گئے تھے- حضرت عباسؓ صرف "پلانے" کی خدمت اپنے پاس رکھ سکے اور "کھلانے" کی خدمت ایک اور شاخ کی طرف منتقل ہو گئی حضرت عباسؓ متمول تھے اور "زم زم" کی تولیت بھی اسلام کے طلوع تک آپ ہی کے پاس تھی - اور پھر حضرت اکرم ﷺ نے بھی انہی کے سپرد فرمائی-"

بقیہ صفحہ ۵

ایک مسلمان کے مطبع میں کتاب چھپ رہی ہے - اور ہمارا یہ منشا ہے کہ جلد چہارم آپ ہی چھاپیں - اور چھپنے کے بعد جب کتاب مکمل ہو جائے تو ایک ماہ کے بعد بتدریج آپ کو روپیہ دیں - کیا آپ یہ انتظام کر سکتے ہیں؟ شیخ نور احمد صاحب نے عرض کیا مجھے منظور ہے - آپ ایک ماہ کے بعد روپیہ بتدریج عنایت فرمانا شروع کر دیں- حضرت صاحب نے اس پر اظہار خوشنودی فرمایا اور فرمایا کہ کاغذ بھی اپنے پاس سے لگائیں اور چھپائی اور ترتیب اور کتائی اور سلائی سب کام تیار کرا کے اور مکمل کر کے ہمیں دیں- نیز فرمایا کہ ہم کام عمدہ چاہتے ہیں - کوئی نرخ چھپائی یا کاغذ وغیرہ کا ان سے نہیں پوچھا- اور اس طرح آئندہ براہ راست ریاض ہند میں کتاب کی طباعت کا سلسلہ منتقل ہو گیا چنانچہ کچھ عرصہ بعد حضرت صاحب نے شیخ صاحب کو قادیان بلایا اور انہیں جلد چہارم کا ابتدائی خوشخط لکھا ہوا مسودہ اشاعت کے لئے عنایت فرمایا' اور براہین حصہ چہارم چھپنا شروع ہو گئی - بعد میں حضرت صاحب نے آہستہ آہستہ دوسرا مضمون بھی دستی یا بذریعہ ڈاک بھجوا دیا-

ربوہ میں بجلی بند رہے گی

تا اطلاع ثانی ربوہ میں روزانہ 15-4 تا 45-4 بعد دوپہر بجلی بند رہے گی-

(واپڈا)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبدالعزیز سانگلہ ہل کی بہو شدید بیمار ہے - اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے-

○ مکرم پرویز صاحب سابق کارکن الفضل کی والدہ صاحبہ بوجہ کینسر بیمار ہیں اور انہیں بغرض علاج لاہور لے جایا گیا ہے-

ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے-

○ مکرمہ حنیفہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب دارالعلوم غربی ربوہ مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں

اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے-

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد اشریف صاحب صدر جماعت احمدیہ ڈھرانوالی ضلع حافظ آباد کی اہلیہ صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئیں ہیں - اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے-

○ مکرم ظفر اللہ کارکن تشخیص جائیداد ربوہ کی خوشدامنہ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ابراہیم صاحب جنجوعہ مورخہ ۸-۶-۹۵ چار بجے صبح ربوہ میں انتقال کر گئیں - آپ کی عمر ۸۱ سال تھی-

آپ کا جنازہ بیت الناصر میں مکرم ملک بشارت احمد صاحب نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی آپ نے کرائی - احباب کرام کی خدمت میں موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے-

سیکرٹریان اور والدین
واقفین نو متوجہ ہوں

○ (۱) جو والدین نیا وقف کریں وہ فارم پر یہ ضرور تحریر کریں کہ بچے کے وقف کرنے کا ارادہ قبل از پیدائش تھا یا بعد از پیدائش-

(۲) سالانہ انفرادی پراگریس رپورٹ فارم جلد از جلد پر کر کے بھجوائیں خاص طور پر ارادہ وقف قبل از پیدائش یا بعد از پیدائش کا خانہ ضرور پر کریں-

(۳) جن والدین کو ابھی تک سالانہ انفرادی پراگریس رپورٹ فارم موصول نہیں ہوئے وہ وکالت وقف نو کو عام خط کے ذریعہ جلد از جلد مطلع فرمائیں کہ ان کا ارادہ وقف قبل از پیدائش تھا یا بعد از پیدائش؟ وکالت وقف نو

○ اگلی صدی واقفین نو کی صدی ہے - کیا آپ دعاؤں کے ساتھ ان کی تربیت اور تدریس کی ذمہ داری ادا کر رہے ہیں-

(وکالت وقف نو)

برائے فروخت

خوبصورت اور جدید طرز تعمیر پر تیار شدہ نئے مکان تمام سہولتوں کے ساتھ

• ۱/۲-۴ مرلہ رقبہ واقع دارالرحمت شرقی

• رقبہ ۱/۲-۴ مرلہ، ۶ مرلہ، ۵ مرلہ واقع رحمان کالونی پلاٹس

• 5 مرلہ، ۱۵ مرلہ واقع دارالنصر

رابطہ کیلئے: ہومیو ڈاکٹر عزیز احمد خان

3- بیت العزیز رحمان کالونی ربوہ

فون رہائش: 211399

کلینک: 212399

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات-

• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی-

• زیورات کی دنیا میں منفرد نام

نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد

فون: دوکان: 837، گھر: 212175

ہاضمہ اور پیٹ کی ادویات

		قیمت
☆ بدہضمی' پیٹ درد' کھٹے ڈکار' بھوک کی کمی اور پیٹ کی جملہ امراض میں. بفضلہ تعالیٰ فوری آرام کے لئے اکسیر ہے	DIGESTIN TABS.	18/-
☆ قدرتی بھوک کو بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کے لئے	APPETIZER CAPS.	18/-
☆ پرانا پیٹ درد' درد گردہ' انتڑیوں وغیرہ کا درد	COLIC CURE	20/-
☆ پیٹ میں ہوا- ریح- ہوا کا بکثرت خارج ہونا- ڈکار' اپھارہ	FLATULENCE CURE.	20/-
☆ معدہ کی جلن' تیزابیت' خوراک کی نالی اور سینہ میں جلن	HEART BURN CURE	20/-
☆ یرقان' جلد' آنکھوں اور پیشاب کی زردی' جگر کی خرابی	JAUNDICE CURE	20/-
☆ معدہ کا السر' زخم' معدہ کے منہ پر ورم اور جلن	STOMACH ULCER CURE	20/-

نوٹ: ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں- اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہو گا- جس سے جلد تر شفا کی امید ہے- تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے -/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں-

کیور یٹو انٹرنیشنل - ربوہ

فون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (4524-92)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوالنّاصِر

RJ

نیو الرّحیم جیولرز

پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی - فون 664-0231
664-3442

فیکس 6643299 (92-21)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 13- جون-1995ء

شدید گرمی اور لو کا سلسلہ جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 36 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 45 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب اسمبلی کے سابق سیکرٹری حبیب اللہ کے کیس میں نواز شریف کے خلاف بغاوت کا مقدمہ درج کر لیا گیا۔ ان کے علاوہ چوہدری شجاعت حسین، میاں محمد اظہر، چوہدری غفور، یاسین وٹو اور عمران مسعود سمیت ۱۷۔افراد کے خلاف بھی مقدمہ درج کیا گیا ہے حکومت نے استغاثہ دائر کر دیا ہے۔ علاقہ مجسٹریٹ قلعہ گوجر سنگھ نے ضروری کارروائی کے بعد مقدمہ سیشن عدالت کو بھجوا دیا ہے ان پر الزام ہے کہ مرحوم وائیں کے خلاف تحریک عدم اعتماد کے بعد منظور احمد وٹو وزیر اعلیٰ منتخب ہوئے مگر نواز شریف نے ان کی حکومت کے خاتمہ کے لئے غیر قانونی اقدامات کئے۔ سیکرٹری اسمبلی کو اغوا کیا گیا میاں اظہر کو غیر قانونی ایڈمنسٹریٹر بنا دیا گیا۔ چوہدری شجاعت حسین نے رینجرز کو طاقت استعمال کرنے کا حکم دیا۔ یاسین وٹو نے عدم اعتماد کا جعلی نوٹس تیار کیا۔ اور پورے ملک کو بحران میں مبتلا کر دیا۔

○ سندھ اسمبلی کے اجلاس میں پوری اپوزیشن غیر حاضر رہی۔ سارا ایجنڈا ۲۰ منٹ میں مکمل ہو گیا۔ اجلاس کے موقع پر سخت حفاظتی اقدامات کئے گئے۔ اسمبلی عمارت میں گن مینوں اور بلا ٹوکن گاڑیوں کے داخلے پر پابندی۔ اسمبلی کے سامنے کی سڑک پبلک ٹرانسپورٹ کے لئے بند رہی۔ ایم کیو ایم کے علاوہ فنکشنل لیگ، ممتاز بھٹو اور مرتضیٰ بھٹو بھی ایوان میں نہیں آئے۔

○ لاہور میں بھاٹی گیٹ کے علاقے میں بدنام منشیات فروش طور خان اور اس کے ساتھیوں نے بھرے بازار میں مسلم لیگ (ن) کے رہنما اور سابق کونسلر چوہدری نواز کو قتل کر دیا۔ ملزمان بھرے بازار میں ایک محنت کش کو مار رہے تھے لوگوں نے روکا تو انہوں نے فائرنگ کر دی۔ لوگ بھاگ گئے مگر چوہدری نواز وہیں کھڑے رہے اور ملزموں کو روکا تو انہوں نے سیدھا ان پر فائر کر دیا۔ نواز خان کو ہسپتال لیجانے کی کوشش کی گئی تو ملزموں نے پھر فائرنگ کر دی۔ ملزمان بھرے بازار میں دندناتے رہے۔

○ چوہدری نواز کے قتل سے بھاٹی کے علاقے میں سخت اشتعال پھیل گیا۔ ہزاروں مظاہرین نے جمع ہو کر تھانہ بھاٹی کو عملے سمیت آگ لگانے کی کوشش کی۔ ہزاروں مظاہرین نے تھانے پر قبضہ کر لیا۔ سامان جلا ڈالا۔ دوبدو لڑائی میں پولیس اہلکاروں سمیت کئی افراد زخمی ہو گئے۔ ڈی ایس پی اسلم ساہی گولی لگنے سے زخمی ہو گئے۔

○ کراچی میں خونریزی جاری ہے۔ دو پولیس والوں سمیت ۵۔افراد ہلاک ہو گئے مختلف علاقوں میں رات بھر فائرنگ ہوتی رہی۔ سڑکیں ویران اور بازار سنسان ہو گئے۔ موٹر سائیکلوں اور کاروں پر سوار دہشت گرد راہ گیروں اور دوسرے لوگوں پر گولیاں برساتے رہے۔

○ مظفر آباد میں اسلحہ ڈپو دھماکوں سے اڑ گیا۔ مظفر آباد پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ سارا شہر دھماکوں سے لرز اٹھا۔ بہت سی عمارتیں تباہ ہو گئیں شہر میں قیامت کا سماں کیمپ میں آگ لگ گئی لوگ جانیں بچانے کے لئے بھاگتے رہے۔ اسلحہ ڈپو سے دھماکوں کی آوازیں اور گہرا دھواں اٹھ رہا ہے۔

○ آزاد کشمیر کی سرحد پر بھارتی فوج نے میزائل سے حملہ کیا اور گولہ باری کی یہ میزائل کھوئٹہ سے ایک کلومیٹر دور جا گرا۔ شدید دھماکے سے گڑھا پڑ گیا۔ جائزہ لینے کے لئے فوجی جوان موقع پر پہنچ گئے بھارتی گولہ باری سے ایک مسجد بھی شہید ہو گئی۔ نکیال سیکٹر پر بھارتی فائرنگ سے کئی مکان جل گئے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ میں نے اپنی حکومت میں بے نظیر کے خلاف کوئی انتقامی کارروائی نہیں کی۔ ان کا کوئی رکن گرفتار نہیں کیا۔ غلام اسحاق خان کی انتقامی پالیسی سے اختلاف کیا۔ انہوں نے کہا کہ ییلو کیپ میں کون سی رقم کھائی ہے کون سے ٹھیکے لئے۔؟ انہوں نے کہا کہ سارا احتساب اتفاق گروپ کا ہو رہا ہے۔ میرے والد تک کو نہیں چھوڑا۔ انہوں نے سوال کیا کہ آج حکومت جو کچھ کر رہی ہے ہم بھی اگر آکر یہی کریں تو کیا ہو گا؟

○ سابق صدر ضیاء الحق کے صاحبزادے اعجاز الحق نے کہا ہے کہ اگر گیارہ سالہ دور حکومت میں جرم ثابت ہو جائے تو میں اپنے والد کی جگہ سزا بھگتنے کو تیار ہوں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ نیشنل سیکیورٹی کونسل قائم کر کے فوج کو ملکی معاملات میں باقاعدہ کردار سونپا جائے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ بیس برس تک ملکی معاملات میں سے فوج کا کردار ختم نہیں کیا جا سکتا۔

○ مسلم لیگ (ن) کے رہنما جسٹس ذکی الدین پال نے کہا ہے کہ کشمیر کی تنظیموں کے خلاف وزیر خارجہ کا بیان امریکہ اور بھارت کے دباؤ کا نتیجہ ہے انہوں نے کہا نوابزادہ صاحب یا تو وزیر خارجہ کے بیان کی مذمت کریں یا کشمیر کمیٹی سے مستعفی ہو جائیں۔

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا
گیس ٹربل۔ قبض۔ بدہضمی۔ کمی بھوک
ہاضموں رجسٹرڈ
خط لکھ کر بذریعہ ڈاک طلب کریں
نصرت دواخانہ ربوہ

SHAHAB EXPRESS
(WORLDWIDE TRAVEL SERVICE)
AKBAR PLAZA- G-10 - MARKAZ ISLAMABAD
TEL: 051 - 294342 - 290206
(سستے ٹکٹوں کیلئے ہم سے رابطہ کریں)

SHOW®
CONTACT
DAUD AHMED NASIR
ARTIST
NEON SIGN,
PLASTIC SIGN.
HOARDINGS BOARD,
BANNERS,
SCREEN PRINTING
TEL : 042 - 7584166
57 - FEROZEPUR ROAD ICHRA ADDA LAHORE

WIDEZONE
INTERNATIONAL COMPANY.

Pakistan Address:-
580 - A, G.M: Abad,
Faisalabad.
Tel: (92-41) 640231-640232.
Fax: (92-41) 610178 Res: 693590.

USA Address:-
6340 North leavit Street,
Chicago, IL 60659 U.S.A.
Tel: (312) 274-4849.
Fax: (312) 274-0156.

We handle turn key projects of the following order to any capacity asked by the customer:-

TURN KEY We design, manufacture, erect and commission the following projects on turn key:-

1. Edible Oil Plants.
2. Vegetable Ghee Plants. (Hydrogenated Oil).
3. Margarin Plants. (Table and Bakery Margarine).
4. Solvent Extraction Plants.
5. Soap Plant (Laundry).
6. Ice Making Plant.
7. Airconditioning Units.
8. Fabrication of Oil Storage Tanks and other machinery.

SUPPLY DIVISION We supply textiles and its made ups of the following orders:-

1. Plain woven cloth of any texture both 100% cotton & blended with man-made fibre, polyester, viscose, nylon etc.
2. Dyed and printed cloth.
3. Hosiery cloth.
4. Textile made-ups.
5. Bed Sheets and bed-covers.
6. Ladies and Children wears.
7. Shell shorts.
8. Shell jogging suits.
9. Bermuda shorts 100% cotton.
10. Working Gloves.
11. Surgical Bandages and Gauze.

GENERAL MERCHANDISE

1. Kitchen utensils.
2. Hunting knives.
3. Handicrafts.
4. Mosaic tiles.
5. Marble tiles.
6. Sanitary wares.
7. Bath room fittings.
8. Sports wears.

پتہ

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ ننددپنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634